Khadim-ul Islam
Mubarakpur, Az...

خواتین کے

آسان مسائل

(بچیوں اور عورتوں کے مخصوص مسائل)

فارسی: م۔ وحیدی

اردو: تہذیب و ترتیب و اضافات

بیگم طاہرہ [illegible]

ادارہ [illegible] (شاخ مالیگاؤں)
[illegible] چوک
مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳ مہاراشٹر

مشخصاتِ کتاب

نام کتاب	خواتین کے آسان مسائل
مؤلف	م۔ وحیدی
مترجم	بیگم ط
ترتیب وتدوین	لطیف جعفری
صفحات	
قیمت	آٹھ روپے
تعدادِ اشاعت	۱۲۰۰ (بارہ سو)
ناشر	ادارہ خادمانِ اسلام (شاخ) حسینی چوک مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳

ملنے کا پتہ

ادارہ خادمانِ اسلام۔ مبارکپور (اعظم گڑھ) یوپی

حسینی مسجد امام باڑہ حسینی چوک۔ مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳

مجلسِ علمدار۔ ۱۹۴۔ ایم ایچ بی کالونی۔ ساجد لدھیانوی روڈ۔ مالیگاؤں

فہرست

خواتین کے آسان مسائل ۱
مشخصاتِ کتاب ۲
نذرانۂ عقیدت ۶
گفتگو ۸
عرضِ ناشر ۹
عرضِ مترجم ۱۱

پہلا حصّہ

پوشش (بدن چھپانا) ۱۵
۱۔ بدن چھپانے کی حد ۱۶
۲۔ لباس کی شرطیں ۲۲

دوسرا حصّہ

حیض ۲۹
۱۔ حیض کیا ہے؟ ۳۰
۲۔ خونِ حیض کی نشانیاں ۳۱
۳۔ خونِ حیض کے شرائط ۳۱
۴۔ حائض خواتین کی قسمیں ۴۰
۵۔ عادت مستحق ہونے کا معیار ۴۴

۶۔ حیض کی تشخیص کا ملاک ۴۵
۷۔ خونِ حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ ۵۲
۸۔ حائض کے احکام ۵۷

تیسرا حصّہ

استحاضہ ۶۶
۱۔ استحاضہ کیا ہے؟ ۶۶
۲۔ خونِ استحاضہ کی علامتیں ۶۶
۳۔ استحاضہ کی قسمیں ۶۷
۴۔ ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ ۶۸
۵۔ مستحاضہ کے احکام ۷۵

چوتھا حصّہ

جنابت ۷۷
۱۔ جنابت کے اسباب ۷۷
۲۔ جو چیزیں جنب پر حرام ہیں ۸۵
۳۔ جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں ۸۹
۴۔ وہ چیزیں جن کی صحت کا دارومدار غسلِ جنابت پر ہے۔ ۹۰

پانچواں حصّہ

نفاس ۹۴

۱۔ نفاس کیا ہے؟

۲۔ نفاس کی تشخیص کا ملاک — ۹۴

۳۔ خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم — ۹۶ — ۹۸

۴۔ خون نفاس منقطع ہو جانے کے لیے خواتین [illegible] — ۱۰۰

۵۔ جو چیزیں نفاس کے لئے حرام، مکروہ یا مستحب ہیں۔ — ۱۰۰

چھٹا حصہ

غسل کا طریقہ

۱۔ غسل ارتماسی کا طریقہ — ۱۰۲

۲۔ غسل ترتیبی کا طریقہ — ۱۰۳

۳۔ غسل جنابت کے مستحبات — ۱۰۴

۴۔ غسل ارتماسی و ترتیبی کے فرق — ۱۰۸

۵۔ غسل ترتیبی و ارتماسی کے مشترک احکام — ۱۰۹

۶۔ وضو اور غسل کا فرق — ۱۱۱ — ۱۱۲

ساتواں حصہ

سوال و جواب — ۱۱۸

فہرست ماخذ — ۱۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

اللہ عزوجل کی لاتناہی حمد و ثنا !

محمد و آلِ محمد پر بے پناہ درود و سلام !!!

اور

شہداءِ اسلام کے حضور نذرانۂ عقیدت !!!

کے ساتھ

اپنی اس کاوش کو اللہ جل جلالہٗ کی خوشنودی اور ارواحِ معصومینؑ وشہداء و صالحین کی بالیدگی کی خاطر؛

فرزندِ فاطمۃ الزہرا حضرت بقیۃ اللہ

امام مہدی

آخر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ و جعلنا من انصارہ

کے حضور نذر کرتا ہوں۔

اور

بارگاہ ربوبیت میں

اس نذرانہ کی قبولیت کے ساتھ

اسلام کی سربلندی

اور

اپنے والد بزرگوار

مرحوم الحاج عبداللہ حسینی

کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاگو ہوں۔

آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین

الحاج محمد ہادی حسینی

گفتگو

مقامِ شکر ہے کہ ادارۂ خادمانِ اسلام (مبارکپور) کی شاخ مالیگاؤں میں حسینی مسجد کے پیش نماز و امامِ جمعہ مولانا محمد عسکری صاحب قبلہ کی موجودگی میں قائم کی جا چکی ہے۔ اور مدرسہ کے اہتمام و انصرام کے لئے ذمہ دار نوجوانوں اور بزرگوں پر مشتمل ایک فعّال کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں فقہ و حدیث اور بنیادی تعلیمات کا باضابطہ نصاب مرتّب کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر کام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

اس ادارہ کو مراجع عظام حضرت آیت اللہ العظمیٰ خوئی مدظلہ و حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی مدظلہ کی طرف سے سہم امام علیہ السلام صرف کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ لہٰذا مومنین سے التماس ہے کہ رقومِ شرعیہ اور عطیات سے دینی خدمات کو وسیع پیمانہ پر انجام دینے کے لئے ادارہ کی معاونت فرمائیں۔

المرقوم: ۳۰ مارچ ۱۹۸۹ء	اراکینِ ادارۂ خادمانِ اسلام
مطابق ۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ	(شاخ) مالیگاؤں

۱۔ نفاس کیا ہے؟ ۹۴

۲۔ نفاس کی تشخیص کا ملاک ۹۶

۳۔ خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم ۹۸

۴۔ خون نفاس [illegible] خواتین [illegible] ۱۰۰

۵۔ جو چیزیں نفساء پر حرام، مکروہ یا مستحب ہیں۔ ۱۰۰

چھٹا حصہ

غسل کا طریقہ [illegible]

۱۔ غسل ارتماسی کا طریقہ [illegible]

۲۔ غسل ترتیبی کا طریقہ ۱۰۲

۳۔ غسل جنابت کے مستحبات [illegible]

۴۔ غسل ارتماسی و ترتیبی کے فرق ۱۰۹

۵۔ [illegible] احکام [illegible]

۶۔ وضو اور غسل کا فرق [illegible]

ساتواں حصہ

سوال و جواب ۱۱۸

فہرست ماخذ ۱۲۸

عرض ناشر

ادارہ [illegible] اسلامی [illegible]
نوجوانوں کا ایک مشترکہ ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد دین اور ملت اسلامیہ کی ہر ممکن
خدمت کرنا ہے۔ [illegible] ۱۹ [illegible] کے مبارک موقع پر جناب مولانا محمد عسکری صاحب
قبلہ کی تحریک [illegible] یہ ادارہ معرض وجود میں آیا۔ جو مومنین کے تعاون اور اراکین کی مخلصانہ
جدوجہد سے [illegible] کا مرکز ہے اور چند سال کے عرصہ میں مختلف دینی
خدمات کے علاوہ [illegible] اور بچوں کے مکاتب قائم کئے گئے جن میں بچے ادارہ
کی خصوصی ہدایات کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

لائبریری کے لئے خاطر خواہ مقدار میں فقہ و حدیث، تفسیر و کلام، اخلاق و عرفان
اور دیگر موضوعات پر مختلف زبانوں میں کتابیں مہیا کی گئی ہیں۔ جن سے شائقین
حضرات استفادہ کر رہے ہیں اس مقصد کیلئے ایک [illegible] بھی خریدی گئی ہے۔ جس
[illegible] کے لئے مومنین کرام کی [illegible] حضرت
آیت اللہ العظمیٰ خوئی مد ظلہ و حضرت آیت اللہ العظمیٰ [illegible] سے سہم
امام علیہ السلام صرف کرنے کی اجازت [illegible]
مومنین سے گزارش ہے کہ رقوم شرعیہ اور عطیات سے [illegible]
خدمات کو وسیع بنانے میں ادارہ کی مدد کریں۔

ادارہ کے اہم مقاصد میں اسلامی کتابیں اور لٹریچر فراہم کرنا ہے جیسا
کہ ایک [illegible] زیر نظر کتاب آسان مسائل ہے۔ جس میں [illegible] کے مخصوص
مسائل شرعیہ نہایت حسن اسلوب کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ [illegible] حضرات کی توجہ
رہی تو ان شاء اللہ آئندہ بھی اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

ادارہ شکرگذار ہے محترمہ فاطمہ صاحبہ کا جنھوں نے اپنے شوہر جناب الحاج عبداللہ صاحب مرحوم مالیگاؤں کے ایصالِ ثواب کے لئے کتاب کی اشاعت کے اخراجات برداشت کر کے اس کارِ خیر میں سہیم و شریک ہوئیں۔ تاہم آئندہ کی نشریات میں مدد حاصل کرنے کے لئے ایک مختصر سی قیمت معین کر دی گئی ہے۔ خداوندِ کریم سے دعا ہے کہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور مرحوم کے درجات کو بلند کرے آمین۔

واللہ مستعان و معین

محمد مہدی حسینی

سکریٹری شعبۂ تصنیفات ادارہ خادان
اسلام۔ مبارکپور۔ اعظم گڈھ (یو۔پی)

التماس

"خواتین کے آسان مسائل" آپ کے زیرِ مطالعہ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ سے التماس ہے کہ مرحوم الحاج عبداللہ حسینی کی روح کو سورۂ فاتحہ کے ذریعہ ایصالِ ثواب کریں۔

(ادارہ)

عرضِ مترجم

اللہ جل جلالہٗ کی حمد و ثناء ــــــــ ،

محمد و آلِ محمد پر درود و سلام ــــــــ ،

شہدائے اسلام کی ارواح کے حضور نذرانۂ عقیدت ــــــــ ،

مجاہدینِ اسلام کی فتح و نصرت کی تمنا ــــــــ ،

امام خمینی مدظلہ العالی کی صحت و قوت و استقامت و طولِ عمر کی دعا ،

اور ــــــــ ،

امام زمانہ صلوات اللہ و سلامہ علیہ کے جلد از جلد ظہور کی آرزو ــــ !

کے بعد

"آسان مسائل"

کے نام سے اپنی علمی کاوش کا پہلا نمونہ ، علمائے کرام ، طلاب ذوی الاحترام اور قارئینِ گرامی کے حضور پیش کرتا ہوں اور لغزشوں کا اعتراف

کے ساتھ حاضر ہے۔

اس کاوش میں،

اس بات کی سعی کی گئی ہے کہ خواتین اور بچیوں سے متعلق اہم مسائل کو آسان انداز میں اس طرح پیش کیا جائے کہ کم سے کم توجہ سے زیادہ سے زیادہ مسائل سمجھائے جاسکیں۔

چونکہ

خواتین سے متعلق مسائل بہت حساس اور بہت زیادہ باریکیوں کے حامل ہیں اس لیے کوشش کی گئی ہے کہ انھیں اس طرح بیان کیا جائے کہ عام لڑکیاں اور خواتین ان مسائل کو بغیر کسی الجھاؤ کے سمجھ سکیں۔

اصل کتاب،

فارسی میں ہے اور اس کا نام:

"احکامِ بانوان"

ہے جسے استاد محترم حجۃ الاسلام حاج شیخ محمد وحیدی دامت برکاتہٗ نے تحریر کیا ہے۔ ہم نے ترجمہ کے بجائے اس کے مطالب کو اردو زبان میں مزید تقسیم بندی اور وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے اور حوالوں نیز ابواب کی ترتیب بدل دی ہے۔

اس کے علاوہ ہم نے تمام حوالوں کو خود اصل کتابوں سے مطابقت کر کے درست کرلیا ہے اور کتاب کے آخر میں فہرست مآخذ اور فہرست کتاب بھی مرتب کردی ہے۔

خیال تھا کہ کتاب کے آخر میں اشاریہ (INDEX) کا بھی اضافہ

کر دیا جائے لیکن چونکہ طباعت کے دوران ہی مفصل تر کام کا ارادہ ہو گیا اس لیے
اسے بعد کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

لیکن،

ابھی اس موضوع پر مزید کام باقی ہے جس کے لیے یا تو اسی کتاب
کی دوسری اشاعت یا اسی موضوع پر ایک زیادہ مفصل کتاب قارئین کی
خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اس لیے

قارئین کرام، خصوصاً علماء، طلباء اور عام طور سے [illegible]
سے [illegible] ہے کہ

اگر ــــــ،

ان کے ذہن میں،

خواتین سے متعلق مسائل ــــــ،

کے بارے میں سوالات یا مسائل یا اس کام کو مزید موثر بنانے کے سلسلہ میں
تجاویز ہوں تو براہ کرم ناشر ادارہ کے ذریعہ ہمیں ضرور فراہم کریں۔

تاکہ،

آئندہ اشاعت کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

اپنے شرعی فریضہ کے طور پر ــــــ:

میں ان تمام خواتین و حضرات اور بالخصوص [illegible]
اور اس کے کارکنوں کی شکریہ کے ساتھ دعاگو ہوں کہ،

اللہ جل جلالہ ــــــ!

ان سب کو اس کتاب کی تیاری اور نشر و اشاعت کے سلسلہ

بدن چھپانے کی حد

خواتین کے لیے بدن چھپانے کی حد!

۱۔ نماز کے دوران

عام حالات میں

۲۔ ہم جنس سے
(یعنی عورت عورت سے)

غیر ہم جنس سے
(یعنی عورت مرد سے)

ایسے مرد سے جو لذت اور
زیبہ کے بغیر نگاہ ڈالے

۳۔ محرم

نامحرم

نابالغ
(بچہ)

غیر ممیز بچہ
خواتین کے لیے
ایسے بچہ سے بدن
چھپانا ضروری نہیں ہے
جو اچھے بُرے میں تمیز
نہ کر سکتا ہو اور اس کی
جنسی حس بیدار نہ ہوئی ہو۔

۵۔ ممیز بچہ

۴۔ بالغ

ایسے مرد سے جو لذت
و ریبہ کی نگاہ سے دیکھے:
عورت کو شوہر کے علاوہ
تمام ایسے مردوں سے خواہ وہ
بالغ ہوں یا نابالغ، محرم ہوں
یا نامحرم۔ جو اس پر لذت یا
ریبہ کی نگاہ ڈالیں، اپنا پورا
جسم حتیٰ کہ چہرہ اور ہتھیلیاں
بھی چھپانا واجب ہیں۔

۱-●-نمازمیں :

خواتین کے لیے واجب ہے کہ نماز کے علاوہ عام حالات میں جب بھی وہ کسی نامحرم کے سامنے ہوں تو وہ :

الف۔ اپنی ہتھیلیوں کو کلائیوں تک

اور

ب - اپنے چہرہ کے فقط اتنے حصّہ کو جس کا دھونا وضو میں واجب ہے کے علاوہ ،

اپنے جسم کے تمام حصّوں حتّٰی کہ بالوں تک کو اچھی طرح چھپائیں۔

چنانچہ ؛

اگر نماز پڑھنے کے موقع پر بھی کوئی نامحرم سامنے ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

لیکن ———— ؛

اگر نماز کسی ایسی جگہ پڑھی جارہی ہو جہاں کوئی نامحرم موجود نہ ہو، خواہ وہ جگہ ایسی ہی کیوں نہ ہو جہاں لوگوں کی آمدورفت کا کوئی امکان تک نہ ہو مثلاً خالی کمرہ ہو اور اندر سے بند ہو

تب بھی ،

خواتین کے لیے جسم کے ان تین حصّوں کے علاوہ پورے جسم کا اچھی طرح چھپانا واجب ہے ؛

الف : ہتھیلیاں کلائیوں تک۔

ب : چہرہ کا فقط اتنا حصّہ جس کا دھونا وضو میں واجب ہے۔

ج : پیروں کے تلوے اور گٹے تک اوپر کا حصّہ۔

البتہ :

اس بات پر توجہ رہے کہ جن مقامات کے کھلے رکھنے کی اجازت ہے ان کے پورے حصّہ کے بجائے کچھ کم ہی حصّہ کو کھلا رکھا جائے تاکہ یہ یقین ہوجائے کہ اپنے وظیفہ پر عمل کرلیا گیا ہے۔

نیز :

خواتین کے لیے جسم کے ان حصّوں کا کھلا رکھنا بھی فقط اسی وقت تک جائز ہے جب تک کوئی مرد (خواہ محرم ہو (شوہر کے علاوہ) یا نامحرم) اس کی طرف بُرے ارادہ یا لذّت و ریبہ[۱] کی نظر سے نہ دیکھ رہا ہو۔

ورنہ :

اگر کوئی شخص اس کو لذّت و ریبہ یا بُرے ارادہ اور گناہ کی نظر سے دیکھ رہا ہو تو گناہ میں مددگار نہ بننے کے لیے ایسے موقعوں پر اس شخص یا اشخاص سے ان تمام حصّوں کا چھپانا بھی واجب ہوجائے گا[۲]

۲ - ● - عورت، عورت سے :

خواتین کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے فقط عَوْرَتَین[۳] یعنی شرمگاہوں

---

[۱] ریبہ : فقہی اصطلاح ہے جس کے معنی کسی عورت کی طرف لذت آمیز، گناہگارانہ، لالچی نظر سے دیکھنے کے ہیں۔

[۲] عروہ : فی الستر والساتر ؛ مسئلہ ۵ و باب النکاح مسئلہ ۱۵

[۳] عَوْرَتَین : عورت کی تثنیہ ہے۔ عربی میں 'عَوْرَت' کے معنی چھپائی جانے والی چیز یا جگہ کے ہیں۔ اسی لیے جسم کے ان مخصوص اعضاء کو جن کا میاں بیوی کے علاوہ ہر دوسرے (باقی اگلے صفحہ پر)

کا چھپانا واجب ہے۔

اس لیے !

جن حماموں میں کئی خواتین ایک ساتھ نہاتی ہوں وہاں کم از کم جسم کے اس حصہ یعنی شرمگاہوں کا چھپانا ضروری ہے۔

۳ — ● — محرم سے:

خواتین کے لیے شوہر کے علاوہ تمام محرم مَردوں[۱] سے بھی عَوْرَتَین یعنی شرمگاہوں کا چھپانا واجب ہے۔

مگر !

احتیاطاً مستحب ہے کہ خواتین محرم مَردوں سے ناف سے زانو تک کے حصہ کو بھی چھپائیں۔

۴ — ● — بالغ نامحرموں سے:

خواتین کے لیے واجب ہے کہ وہ بالغ نامحرموں سے !

(گزشتہ صفحہ کا بقیہ) شخص سے چھپانا ضروری ہے عَوْرَتَین یعنی دو چھپائے جانے والے مقامات کہا جاتا ہے اور یہ دونوں مقامات انسانی جسم کے اگلے اور پچھلے حصہ میں رانوں اور کولھوں کے بیچ میں ہوتے ہیں جنھیں اردو میں شرمگاہ بھی کہتے ہیں۔ اسی لیے چونکہ خواتین کا پورا جسم چھپانے والی چیز ہے اس لیے ان کو "عورت" یعنی چھپائی جانے والی ہستی کہا جاتا ہے۔

[۱] محرم کا لفظ ان مرد و زن کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کا نکاح آپس میں حرام ہو جیسے باپ، بیٹا، سسر، ماں، بیٹی، ساس وغیرہم۔

الف ۔ چہرہ (فقط وہ حصہ جس کا وضو میں دھونا واجب ہے)

اور ـــــــــ

ب ۔ کلائیوں تک ہتھیلیوں

کے علاوہ پورے بدن کو چھپائیں۔

لیکن ـــــــــ ؛

اگر انہیں احساس ہو جائے کہ کوئی نامحرم ان کی ہتھیلیوں یا چہرہ پر لذت کی نگاہ ڈال رہا ہے تو ان پر واجب ہو جائے گا کہ وہ چہرہ اور ہتھیلیوں کو بھی چھپا لیں۔

۵ ــ ● ــ ممیز[۱] بچوں سے

خواتین پر واجب ہے کہ وہ ایسے بچوں سے بھی چہرہ اور کلائیوں تک ہتھیلیوں کے علاوہ اپنے تمام جسم کو چھپائیں ؛

جو ؛

ممیز ہو چکے ہوں

اچھے برے کی تمیز کرنے لگے ہوں ۔

خاص طور سے ان بچوں سے جو ـــــــــ

بالغ ہونے والے ہوں ۔

سنہ ممیز: یہ لفظ فقہ میں ان بچوں اور بچیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوئے ہوں مگر اچھے برے کی تمیز کرنے لگے ہوں اور خاص طور سے جنسی مسائل کی ٹوہ میں رہتے ہوں یا جنسی مسائل کا ادراک کرنے لگے ہوں ۔

یاد دہانی

احتیاطِ واجب ہے کہ خواتین نماز میں اپنی ٹھوڑی اور گردن کے نچلے حصّے کو چھپائیں[1]

سوال:

کہا جاتا ہے کیا خدا عورتوں کے لیے نامحرم ہے کہ عورت اگر ایسے کمرہ میں بھی نماز پڑھے جہاں لوگوں کی آمد ورفت نہ ہو تب بھی وہ پورا جسم چھپائے؟

جواب:

۱۔ ایک تو یہ کہ خدا کے تمام احکام کے فلسفے اور حکمتیں ہمارے لیے واضح اور روشن نہیں ہیں۔

۲۔ دوسرے یہ کہ شاید اس حکم میں ان دونوں میں سے کوئی ایک مصلحت پوشیدہ ہو:

الف: خواتین کے پردہ کی یہ حالت خدا کے نزدیک بہترین حالت ہے۔ اس لیے خداوندعالم کا حکم ہے کہ وہ اسی پردہ کی حالت میں (جو اس کے نزدیک عورت کے لیے بہترین حالت ہے) اس کے حضور عبادت کرے۔

ب: یا یہ کہ یہ عمل خواتین کے لیے پردہ کی بہترین مشق ہے کہ جب خواتین ایسی جگہوں پر بھی جہاں کوئی نامحرم نہ ہو اپنے جسم کو اس طرح چھپائے رکھیں گی تو وہ ان مقامات پر خود کو اس سے بھی اچھے انداز سے چھپا سکیں گی جہاں نامحرم موجود ہوں۔

---

[1] عروہ: فی الستر والساتر مسئلہ ۱۱

لباس کی شرطیں

اسلام نے خواتین کے لیے عام حالات میں بھی کپڑے پہننے کے لیے کچھ شرطیں عائد کی ہیں جن پر عمل ضروری ہے اور ان پر عمل کرنے سے اللہ جل جلالہٗ کی خوشنودی اور ابدی سعادت حاصل ہوتی ہے یہاں ہم ان میں سے کچھ اہم شرطوں کا ذکر کر رہے ہیں جو یہ ہیں :

(۱) — غصبی نہ ہو۔
(۲) — لباس شہرت نہ ہو۔
(۳) — مردانہ نہ ہو۔
(۴) — بھڑکیلا نہ ہو۔

ان کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ غصبی نہ ہو:

یعنی ــــــ جو کپڑے پہنے جائیں وہ اپنے ذاتی مال سے خریدے گئے ہوں، یا کسی ایسے شخص کی ملکیت ہوں جو پہننے والے کے لیے ان کے استعمال پر راضی ہو۔

اس لیے،

اگر کوئی لباس ایسا ہو جسے خریدنے کے بعد اس کے پیسے نہ دیے گئے ہوں اور بیچنے والا قرض پر راضی نہ ہو،

یا ــــــ خریدنے والا پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو، خواہ اس نے بیچنے والے سے کہہ دیا ہو کہ پیسے ادھار ہیں اور بعد میں دے دوں گا،

یا ــــــ ایسے پیسوں سے خریدا ہو جن پر خمس واجب ہو چکا ہو لیکن ادا نہ کیا گیا ہو،

یا ــــــ کسی ایسی رقم سے خریدا ہو جو چرائی ہوئی، یا لوٹی ہوئی یا چھینی ہوئی ہو،

یا ــــــ خود لباس ہی چُرایا ہوا، لوٹا ہوا یا چھینا ہوا ہو۔

تو ان تمام اقسام کا لباس یا کپڑے غصبی لباس کے حکم میں آئیں گے۔ اور اس طرح کے کپڑوں کا پہننا حرام ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ شرط فقط خواتین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی ہے[1]

---

[1] عروۃ: لباس المصلی: مسئلہ ۹۱۸

۲۔ لباس شہرت نہ ہو:

احتیاط واجب یہ ہے کہ انسان لباس شہرت نہ پہنے ۔

لباس شہرت سے مراد ایسے کپڑے یا لباس ہے جو معاشرہ میں عام طور سے رائج نہ ہو۔

اور ـــــ جس کا پہننے والا معاشرہ میں اجنبی محسوس ہو،

یا ـــــ اس لباس کے سبب لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے ۔

گویا ـــــ

ایسے فیشن کا لباس جو معاشرہ میں عام طور سے رائج نہ ہو پہننا حرام ہے۔

اس شرط میں بھی عورت، مرد مساوی ہیں[1]

۳۔ مردانہ نہ ہو:

احتیاط واجب ہے کہ مرد زنانہ اور خواتین مردانہ لباس نہ پہنیں[2]

توضیح:

مردانہ لباس سے مراد مردوں کا مخصوص لباس ہے ۔

لیکن ـــــ

ایسا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جو معاشرہ میں مردوں اور

---

[1] توضیح المسائل : مسئلہ : ۸۴۵

[2] توضیح المسائل : مسئلہ : ۸۴۶

عورتوں کے درمیان مشترک طور پر رائج ہو۔

البتہ ــــــــ

اگر خواتین دکھاوے یا ڈراموں کے لیے بھی مردوں کا لباس پہنیں تو درست نہیں ہے۔

۳۔ بھڑکیلا نہ ہو :

سوال :

اسلام نے عورتوں کے لیے پردہ کی کیا حدود مقرر کی ہیں؟ اور کیا پردے کی خاطر دبیز یعنی موٹے دوپٹہ ، ڈھیلے اور نیچے جمپر، اور شلوار یا پینٹ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

بلکہ اصولاً عورتوں کو نامحرم مردوں کے سامنے کس قسم کا لباس پہننا چاہیئے؟

جواب :

خواتین کے لیے واجب ہے کہ وہ کلائیوں تک ہتھیلیاں اور چہرہ کے اس مختصر حصّہ کے علاوہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے اپنا تمام بدن حتّٰی کہ بالوں تک کو نامحرموں سے چھپائیں۔

اور اگر اس لباس یعنی موٹے دوپٹہ، ڈھیلے جمپر یا قمیص اور شلوار یا پینٹ سے یہ مقصد حاصل ہو جائے (یعنی بدن، بدن کے ابھار اور بال نیز آرائش چھپ جائے) تو اسے پہن کر نامحرموں کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ ،

بہتر ہے کہ چادر یا برقعہ پہن لیا جائے،

نیز،

اگر فقط کرتے شلوار دوپٹہ، جمپر شلوار دوپٹے وغیرہ پر اکتفا کیا جائے تو وہ بھڑکیلا، پُرکشش اور جالب توجہ نہ ہو۔[۱]

ضروری ہدایت:

عام طور سے ہمارے معاشرے میں چونکہ شرعی احکام کا چرچا نہیں ہے اس لیے معاشرہ میں جو پردہ رائج ہے، اسلامی احکام کے بجائے معاشرتی وخاندانی رسوم و رواج کا پابند ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے افراد ان احکام کا مطالعہ کرکے انھیں سمجھیں، اور ان کو اپنی گھریلو، خاندانی اور معاشرتی زندگی میں رائج کریں۔

اور ــــــــ

یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے فقط سمجھ کر دانشمندی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہر کام مشکل ہوتا ہے

البتہ ــــــــ

اس سلسلہ میں دو نکتوں کی طرف توجہ ضروری ہے:

الف۔

ایک تو یہ کہ بعض فقہا کے نزدیک خواتین کے لیے چہرہ چھپانا

---

[۱] استفتاء از حضرت امام مدظلہ العالی سوال ۱۸۳

بھی واجب ہے۔

اور،

بعض فقہائے نے چہرہ چھپانا واجب قرار نہیں دیا ہے۔

لیکن،

جن فقہاء کے نزدیک چہرہ چھپانا واجب نہیں ہے وہ بھی اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ اگر مفسدہ کا اندیشہ ہو - یعنی ایسے نامحرموں کا سامنا ہو جو اس کے چہرہ پر لذت کی نگاہ، بُری اور للچائی ہوئی نظریں ڈالتے ہوں یا اسے خود اپنے لیے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ چہرہ نہیں چھپائے گی تو وہ خود کسی برائی کا شکار ہوگی۔

تو،

ان صورتوں میں اس کے لیے چہرہ چھپانا واجب ہے۔

خواہ

ایسے نامحرم اور ایسا اندیشہ عزیزوں میں اور گھریلو و خاندانی ماحول میں ہو یا بازاروں اور سڑکوں پر۔

ب -

چہرہ اور ہاتھوں کا چھپانا تمام فقہاء کے نزدیک بالاتفاق ایک مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اور احادیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔

اس لیے،

جو خواتین تھوڑی بہت سختی جھیل کر یہ عمل انجام دے سکتی ہیں انھیں ضرور ایسا کرنا چاہیے۔

کیونکہ ،
یہ خود ان کے لیے بھی مفید ہے اور معاشرہ کے لیے بھی۔

ج ۔
جو خواتین کسی جسمانی کمزوری یا طبّی (میڈیکل) سبب سے چہرہ چھپانے (نقاب لگانے) سے قاصر ہیں ان کے لیے دونوں صورتوں میں چہرہ چھپانا ضروری نہیں ہے۔

بلکہ ،
اگر ان کو چہرہ چھپانے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو بعض حالات میں ان کے لیے چہرہ چھپانا حرام بھی ہو جاتا ہے۔

دُوسرا حِصّہ

حیض

گفتگو کے عناوین:

① — حیض کیا ہے؟
② — خونِ حیض کی نشانیاں۔
③ — خونِ حیض کے شرائط۔
④ — حائض خواتین کی قسمیں۔
⑤ — عادت متحقق ہونے کا معیار۔
⑥ — حیض کی تشخیص کا ملاک
⑤ — خونِ حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ۔
⑧ — حائض کے احکام۔

حیض

۱- ● حیض کیا ہے؟

حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دن عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔

اور

جن دنوں یہ خون عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے،

یا

جن دنوں خواتین یہ خون دیکھتی ہیں۔

ان دنوں وہ حائض کہلاتی ہیں[۱]

[۱] توضیح: قبل از مسئلہ ۴۴۳۔

توضیح

اکثر عورتیں یہ خون ہر مہینے میں کچھ دن دیکھتی ہیں۔
لیکن ———
ممکن ہے کہ بعض خواتین خونِ حیض ایک مہینے میں دو مرتبہ یا کئی مہینوں میں ایک ہی دفعہ دیکھیں۔

۲ —●— خونِ حیض کی نشانیاں:

خونِ حیض غالباً ان نشانیوں کا حامل ہوتا ہے:

۱۔ سُرخ یا سیاہی مائل سُرخ۔
۲۔ گاڑھا۔
۳۔ گرم۔
۴۔ اچھل کر یا جلن کے ساتھ باہر آئے۔

۳ —●— خونِ حیض کے شرائط:

خونِ حیض کے شرائط یا حیض متحقق ہونے کے امکان کی شرطوں سے مراد وہ شرطیں ہیں کہ اگر وہ شرطیں موجود ہوں تب ہی وہ خون حیض کہلا سکتا ہے جو عورت دیکھے ورنہ وہ خون یا تو کسی اندرونی زخم کا ہوگا یا استحاضہ کا یا نفاس کا۔

چنانچہ،
ہر وہ خون جو خواتین دیکھتی ہیں ان میں اگر سات (۷) شرطیں

موجود ہوں تو وہ خون حیض ہوتا ہے۔

اور، اگر ـــــــ

اس میں ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو وہ خونِ حیض نہیں ہوگا۔

عام حالات میں

وہ سات شرطیں یہ ہیں:

۱۔ بلوغ [۱]

اگر قمری حساب سے لڑکی کی عمر پورے نو سال ہو چکی ہو اور وہ خون دیکھے تو وہ خون حیض ہوگا۔

لیکن،

وہ خون جو لڑکی نو سال مکمل ہونے سے پہلے دیکھے تو، خواہ اس میں حیض کے خون کی تمام صفتیں اور نشانیاں موجود ہوں پھر بھی وہ خون حیض کے بجائے استحاضہ شمار ہوگا[۲]

---

[۱] اگرچہ لڑکیوں کے لیے بلوغ کی نشانیاں دو ہیں، ۱۔ نو سال پورے ہو جانا۔ ۲۔ زیرِ ناف بالوں کا نکل آنا، مگر حیض کے لیے نو سال عمر کا مکمل ہونا ہی شرط ہے۔ یعنی اگر نو سال سے پہلے کسی بچی کے زیرِ ناف یعنی پوشیدہ مقامات پر بال نکل آئیں تو اس پر نماز و روزہ، پردہ اور باقی فرائض تو واجب ہو جائیں گے لیکن اگر وہ اس حالت میں خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور اسے مستحاضہ کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔

[۲] عروۃ: فصل فی الحیض ص ۳۱۵ و تحریر الوسیلہ۔ ج ۱: ص ۴۴۔

مضطربہ کون ہے؟

وہ عورت جو چند ماہ حیض کا خون دیکھے، مگر اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو —— یعنی ہر دفعہ خون آنے کے سلسلہ میں نہ تو دنوں کی تعداد یکساں ہو اور نہ ہی تاریخیں ایک جیسی ہوں۔

یا،

اس کی گزشتہ عادت بدل گئی ہو اور اب نئی عادت نہ بنی ہو

تو

وہ عورت —— مضطربہ یا متحیرہ —— کہلاتی ہے۔[1]

ناسیہ کون ہے؟

وہ عورت جو اپنی عادت بھول چکی ہو "ناسیہ" کہلاتی ہے۔[2]

وقتیہ وعددیہ کون ہے؟

وہ عورت جسے دو مہینے برابر ایک معین وقت یا تاریخ میں حیض کا خون آئے۔

اور

دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد بھی برابر ہو،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸ و ۴۹۴

[2] توضیح: مسئلہ ۴۹۹

——— وقتیہ وعددیہ ——— کہلاتی ہے۔
مثلاً یہ کہ اسے ہر مہینے پے در پے مہینے کی پہلی تاریخ سے لے کر ساتویں تاریخ تک خونِ حیض آتا رہا ہو[1]

وقتیہ کون ہے؟

وہ عورت جس نے دو مہینے متواتر ایک معین وقت میں خون دیکھا ہو۔

لیکن،
دو مہینوں کے دنوں کی تعداد برابر نہ ہو ——— وقتیہ ——— کہلاتی ہے
مثلاً، اسے دو مہینے برابر پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہوا ہو لیکن ایک مہینے ساتویں تاریخ کو اور دوسرے مہینے آٹھویں تاریخ کو خون بند ہوا ہو[2]

عددیہ کون ہے؟

وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد تو دونوں مہینوں میں ایک جیسی رہی ہو لیکن دونوں مہینوں میں خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو۔
عددیہ ——— کہلاتی ہے۔
مثلاً پہلے مہینے میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک خون آتا رہا ہو

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸
[2] توضیح: مسئلہ ۴۷۸

اور دوسرے مہینے بارہویں سے سترہویں تاریخ تک آیا ہو[1]

یاددہانی :

وہ خواتین جو عادت "وقتیہ وعددیہ" یا عادت "عددیہ" یا عادت "وقتیہ" رکھتی ہیں ان کے مسائل تفصیل کے ساتھ توضیح المسائل میں مسئلہ نمبر ۴۷۹ و ۴۸۷ و ۴۹۲ کے ذیل میں درج ہیں۔ محترم بہنیں ان تفصیلات کے لیے توضیح المسائل کا مطالعہ ضرور کریں۔

۵ — عادت متحقق ہونے کا معیار :

یعنی یہ کیسے معلوم ہو کہ عادت یعنی خون حیض آنے کی عادت کس قسم میں ہے۔

وہ خواتین جو غیر معین عادت رکھتی ہیں اگر دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے ایک ہی طرح یعنی معین دنوں میں مثلاً رمضان و شوال میں پہلی تاریخ سے تین یا پانچ تک، یا محرم و صفر کے دونوں مہینوں میں ہر مہینے پانچ دن خون دیکھیں تو وہ معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں شامل ہو جائیں گی۔

اسی طرح،

جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں اگر وہ دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے اپنی پہلی عادت کے برخلاف خون دیکھیں اور یہ خون ایک ہی

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۷۸

جیسی تاریخوں یا برابر کے دنوں میں نہ آئے تو وہ غیر معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں آجائیں گی۔

مختصراً،

یوں کہا جاسکتا ہے کہ حیض کی عادت متحقق ہونے کی بنیاد اور معیار یہ ہے کہ کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے عدد، وقت، یا دونوں لحاظ سے ایک ہی انداز سے خون دیکھے۔

اسی طرح،

پہلی عادت اس وقت زائل ہو جائے گی جب کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے اپنی عادت کے برخلاف خون دیکھے[1]

---

[1] عروۃ: فصل فی الحیض۔ مسئلہ ۹ و ۱۰ و تحریر: ج ۱۔ ص ۴۷ مسئلہ ۱۲

۶ ● حیض کی تشخیص کا ملاک یا بنیاد:

حیض کی تشخیص کا ملاک

- ابتداء (شروع) ۱
- انتہاء (اختتام)
  - دسویں دن پر ختم ہو جائے ۲
  - دس روز گزر جائیں
    - عادت معین رکھتی ہو
      - وقتیہ وعددیہ ۳
      - عددیہ ۴
      - وقتیہ ۵
    - عادت معین نہ رکھتی ہو
      - مبتدئہ ۶
      - مضطربہ ۷
      - ناسیہ ۸

۱: شروع میں حیض کی تشخیص کی بنیاد

الف: یہ پہچاننے کے لیے کہ یہ خون حیض ہے یا نہیں، یہ دیکھنا پڑے گا کہ عادت وقتیہ کیا ہے۔

چنانچہ،

اگر خون عادت کے دنوں میں یا عادت کے دنوں سے ایک

دو دن پہلے نظر آئے تو ایسے موقع پر خون دیکھتے ہی اسے حیض قرار دے دیا جائے گا خواہ اس میں حیض کی کوئی بھی نشانی نہ پائی جاتی ہو۔

ب : اگر کوئی خاتون عادتِ وقتیہ نہ رکھتی ہو (یعنی دوسری چار قسموں عددیہ ، مبتدئہ ، مضطربہ ، ناسیہ) میں سے ہو تو ایسی صورت میں وہ جب بھی خون دیکھے گی اسے حیض کی علامتوں پر توجہ دینا ہوگی۔

چنانچہ ،

اگر اس خون میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہوں گی تو اسے حیض قرار دے گی۔

اور ــــــــ

اگر اس میں حیض کی علامتیں نہیں ہوں گی تو اسے تین دن تک استحاضہ وحیض کے احکام میں جمع کرنا ہوگا۔ یعنی اسے وہ تمام کام انجام دینا ہوں گے جو مستحاضہ کو انجام دینا چاہیئے۔

اور ــــــــ

ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا ہوگا جو حائض پر حرام ہیں۔

چنانچہ ،

اگر خون تین دن یا اس سے زیادہ جاری رہے تو اسے حیض قرار دے گی [1]

---

[1] عروۃ : باب الحیض مسئلہ ۱۵

۲: اگر خون دسویں دن ختم ہو تو اس کے تشخیص کی بنیاد:

اگر خون دسویں دن ختم ہو جائے تو حیض ہے اور اس میں حائض کی چھ قسموں کے درمیان حکم میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی سب کا حکم ایک ہی ہے۔

البتہ حضرت امام خمینی مدظلہ العالی کا فتویٰ یہ ہے کہ جو خواتین معین عادت رکھتی ہوں اور وہ اپنی عادت کے دنوں سے زیادہ خون دیکھیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ بنا بر احتیاط واجب فقط ایک دن عبادت کو ترک کریں اور ایک دن کے بعد دسویں دن تک احتیاط مستحب کے طور پر مستحاضہ کے احکام پر عمل کریں اور حائض کے احکام کو ترک کر دیں۔ یعنی جو اعمال حائض کے لیے حرام ہیں انھیں ترک کریں۔

اب اگر خون دسویں دن بند ہو جائے تو پورا حیض تھا اور اگر خون دسویں دن سے زیادہ آئے تو عادت والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہے۔

نیز،

۱ انھوں نے اپنی عادت کے بعد ایک دن کی جو عبادت ترک کی تھی بنا بر احتیاط واجب وہ اس عبادت کی قضا بجا لائیں[۱]

---

[۱] عروۃ: فصل فی الحیض و تحریر: ج ۱: ص ۷۹ مسئلہ نمبر ۱۶ و ص ۵۰ مسئلہ نمبر ۱۸

یاد دہانی :

سوال:

ایک خاتون کی ماہانہ عادت پانچ دن تھی۔ رمضان میں اس نے اپنی عادت کے مطابق پانچویں دن غسل کیا اور عبادت انجام دی اور چھٹے روز روزہ رکھا لیکن ساتویں دن پھر اس نے خون کی نشانی دیکھی تو اب ان دو دنوں یعنی پانچویں اور چھٹے دن میں اس کی نماز و روزہ کیا حکم رکھتا ہے ؟

جواب:

اس صورت میں دونوں دن حیض کا حکم رکھتے ہیں گویا وہ ان دونوں دنوں کا روزہ قضا بجا لائے اور ان دنوں کی نماز اس پر سے ساقط ہے[1]

۳ و ۴ : عادت وقتیہ وعددیہ یا عادت والی خاتون کو اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقۂ کار :

اگر خاتون عادت وقتیہ وعددیہ یا فقط عادت عددیہ رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو اس کی عادت کے دن والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہوگا خواہ خون کی زیادتی ایام عادت سے پہلے ہو

---

[1] رسالہ توضیح چاپ جدید : ج ۱ - ص ۱۱۳ ، استفتاءات حضرت امام

۲- یائسگی سے پہلے خون دیکھنا

سید خواتین ساٹھ (۶۰) سال

اور

غیر سید خواتین پچاس (۵۰) سال

کے بعد یائسہ[1] ہو جاتی ہیں۔

اس لیے،

اگر خواتین یائسگی یعنی عمر کی اس حد تک پہنچنے کے بعد بھی خون دیکھیں تو وہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ شمار ہوگا[2]

---

[1] خون حیض دراصل اس بات کی نشانی ہوتا ہے اب لڑکی میں حاملہ ہونے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ شریعت نے خواتین کے لیے عمر کی ایک حد مقرر کر دی ہے جس کے بعد عام طور سے عورتیں حاملہ ہونے کی استعداد سے محروم ہو جاتی ہیں اس لیے ان خواتین کو فقہی اصطلاح میں یائسہ اور خواتین کی اس محرومی اور حاملہ ہونے سے ناامید ہو جانے کی کیفیت کو یائسگی کہتے ہیں۔

یائسہ اور یائسگی عربی لفظ "یأس" سے نکلا ہے اور عربی میں یاس کے معنی ناامیدی کے ہیں۔

چنانچہ "یائسہ" کے لغوی معنی "ناامید خاتون" کے ہیں۔ اور فقہ اسلامی کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ خواتین ہیں جو بچہ دار ہونے سے ناامید ہو جائیں۔

[2] عروۃ: طفل فی الحیض ص ۳۱۵ ، تحریر: ج ۱ ص ۴۴

۳ - تین روز :

یعنی خون آنے کی مدّت تین دن سے کم نہ ہو۔
چنانچہ ،
اگر کسی عورت کو تین دن سے کم خون آئے تو خواہ یہ کمی ایک گھنٹہ ہی کم کیوں نہ ہو وہ خون حیض نہیں ہوگا۔
البتہ ،
دنوں کے حساب کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ،
پہلے دن صبح صادق ہی سے خون آنا شروع ہو جائے۔
بلکہ ، اگر ـــــ
پہلے دن وسط روز یعنی دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن بھی وسط روز یعنی دوپہر تک خون آئے تو کافی ہے۔
گویا ،
دنوں کا شمار اس وقت سے شروع ہوگا جس وقت سے خون آنا شروع ہو۔
البتہ ،
توجہ رہے کہ معیار تین دن ہے نہ کہ تین دن اور تین راتیں۔
اس لیے ،
اگر ،
خون ـــــ تین دن اور دو راتیں دکھائی دے تو کافی ہوگا۔
اور اس کے حیض ہونے کے لیے مدت کی شرط پوری ہو جائے گی۔

نیز،
دن سے مراد طلوعِ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے[1]

یاد دہانی:

سوال:

بعض خواتین حج کے دوران اپنی ماہانہ عادت کو روکنے کے لیے گولیاں استعمال کرتی ہیں لیکن گولیاں کھانے کے باوجود خون آجاتا ہے اور وہ خواتین اس خون کو انجکشن کے ذریعہ روکتی ہیں۔
اس صورت میں کیا وہ خونِ حیض سے پاک ہوجاتی ہیں، اور مسجد الحرام میں داخل ہوسکتی ہیں، نیز طواف و نماز بجا لا سکتی ہیں؟

جواب:

کوئی بھی خون اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا، اور اس صورت میں نماز و روزہ نیز مسجد الحرام میں داخلہ و طواف وغیرہ درست ہے البتہ اس پر استحاضہ کا حکم لگے گا اور یہ خون دیکھنے والی عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتیں بجا لائے گی[2]

---

[1] عروۃ: فصل فی الحیض مسئلہ ۲۰ و تحریر: ج ۱: ص: ۴۷ مسئلہ ۱۰
[2] رسالہ نوین: چاپ جدید: ص ۱۴۲: استفتاءات امام

۴- دس دن

خونِ حیض کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ دس دن سے زیادہ نہ آئے۔

چنانچہ ،

اگر کوئی خاتون دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو (مفصل احکام کے مطابق یا دس دن کے بعد والا خون یا اس کی ماہانہ عادت سے زائد دنوں والا خون) یہ خون استحاضہ شمار ہوگا[1]

یاددہانی :

سوال :

بعض خواتین حمل روکنے (فیملی پلاننگ) کے لیے، اپنے رحم میں چھلّا یا اس قسم کی کوئی چیز رکھواتی ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات خون جاری ہوجاتا ہے۔

چونکہ یہ عمل عمدی اور ارادی ہے اس لیے یہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں ؟

اور اگر یہ خون حیض کے دنوں سے زیادہ ہو تو ان دنوں کے بعد کا خون کیا حکم رکھتا ہے ؟

نیز ،

بنیادی طور پر یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟

---

[1] عروۃ : فصل فی الحیض ، مسئلہ ۱۶

جواب:

اگر خون دس دن سے زیادہ آئے ،

تو ،

عادت کے دنوں والا خون ــــ حیض ــــ اور باقی ــ استحاضہ ہے۔

اور ،

اگر یہ عمل کسی کو ضرر نہ پہنچائے ،

یا ،

اس سے عضو میں عیب پیدا نہ ہو ،

یا ،

اس کے سبب بانجھ ہونے کا اندیشہ نہ ہو ،

نیز ،

اس عمل کے دوران نامحرم اس مقام کو نہ دیکھے ، اور ، نہ چھوئے

تو ــــــ

یہ عمل جائز ہے۔

ورنہ ــــــ

اگر ان میں سے کوئی بھی صورت پیش آئے تو یہ عمل حرام ہے[1]

۵۔ خون کا متواتر آنا :

خون کا متواتر یعنی پے در پے آنا۔

---

[1] رسالہ نوین چاپ جدید : ج ۱ : ص ۱۱۲ ۔ استفتاء از امام

اگر خواتین تین دن متواتر خون دیکھیں تو یہ خونِ حیض ہے۔
اور اس پر حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے۔
لیکن اگر کوئی عورت دس دن کے اندر، تین دن ایسا خون دیکھے جو حیض کی علامتیں اور صفات رکھتا ہو، مگر پے در پے نہ ہو، یعنی۔ پہلے، پانچویں اور آٹھویں روز ——— ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامتیں ہوں،

تو،

بنا بر احتیاطِ مستحب ——— جن دنوں وہ ایسا خون دیکھے،
ان دنوں اس کے لیے لازم ہے کہ وہ
مستحاضہ کے اعمال بجا لائے؛

اور ———

حائض کے اعمال ترک کرے،

یعنی ——— وہ نماز و روزہ مستحاضہ کے احکام کے مطابق بجا لائے اور وہ چیزیں جو حائض پر حرام ہیں مثلاً ——— مسجد الحرام میں داخل ہونا، مسجد میں ٹھہرنا، قرآنی آیات کو ہاتھ لگانا وغیرہ کو ترک کرے۔

نیز،

جن ایام میں وہ پاک ہے ان دنوں میں وہ پاک عورتوں کے اعمال بجا لائے اور حائض کے اعمال ترک کرے یعنی انجام نہ دے[1]

---

[1] تحریر: ج ۱ ص ۴۷

۶۔ خون، تین دن مسلسل آئے:

ضروری ہے کہ خون تین دن تک مسلسل دکھائی دے۔

البتہ،

ضروری نہیں ہے کہ تینوں دنوں میں پوری مدت خون باہر نکلتا رہے۔

بلکہ،

اگر خون اندام نہانی میں موجود رہے تب بھی کافی ہے۔

چنانچہ،

اگر تین دنوں میں کچھ عرصہ کے لیے پاک ہو اور پاک رہنے کی مدت اتنی کم ہو کہ کہیں کہ پورے تین دن فرج (اندام نہانی) میں خون تھا تب بھی حیض ہوگا [1]

۷۔ دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ

دس دن سے کم نہ ہو:

ضروری ہے کہ دو حیض یا دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ کم از کم دس دن ہو۔

یعنی،

اگر پہلے حیض کے بعد دس دن نہ گزرے ہوں اور کوئی عورت دوبارہ خون دیکھے تو یہ خون حیض نہیں ہوگا۔

---

[1] عروہ: فصل فی الحیض مسئلہ ۶ توضیح: مسئلہ ۴۴۱، ۴۴۲

یاد دہانی :

حاملہ ـــــ جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو ـــــ اور مرضعہ ـــــ جو عورت بچہ کو دودھ پلا رہی ہو ـــــ کو بھی خونِ حیض دکھائی دے سکتا ہے[1]۔

۴ ـ ● ـ حائض خواتین کی قسمیں :

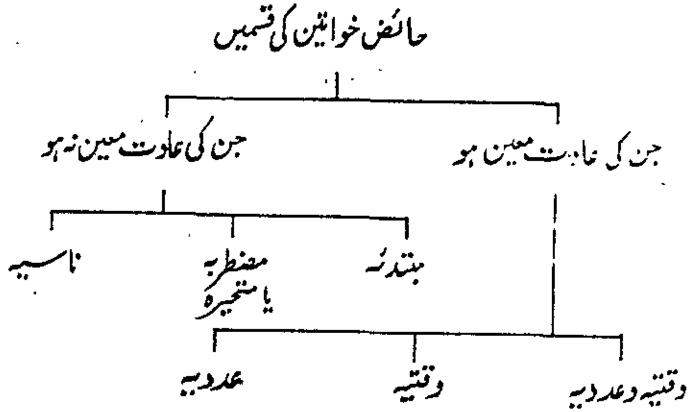

مبتدئہ کون ہے؟

جو عورت پہلی مرتبہ حیض کا خون دیکھے "مبتدئہ" ـــــ یعنی شروع کرنے والی ـــــ کہلاتی ہے[2]

---

[1] توضیح : مسئلہ ۴۳۷

[2] توضیح : مسئلہ : ۴۹۶

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

ن: [illegible] کا خون اگر دس دن سے زیادہ ہو جائے تو اسے حیض کا دن معین کرنے کے لیے اپنی عادت کے ایام کی طرف [illegible] کی طرف رجوع کرنا ہوگا.

مثال: [illegible] خون دیکھے اور اس کی عادت [illegible] دن [illegible] اس کے خون میں تیسرے دن حیض کی صفتیں آجا گر [illegible] تیسرے دن سے [illegible] دن تک حیض اور پچھلے دو دن نیز [illegible] دن [illegible] قرار دینا ہوں گے

[illegible]

اگر تمام [illegible] دن [illegible] خون میں حیض کی صفات نظر نہ [illegible] ہوں یا تمام [illegible] میں خون حیض کی صفتیں موجود رہی ہوں تو ایسے میں [illegible] کے [illegible] دن سے حساب کرنا ہوگا.

[illegible]

اگر [illegible] صفات حیض کا حامل ہو [illegible] عادت کے دنوں سے زیادہ ہو جائے [illegible] دنوں کو حیض قرار دینا ہوگا جو اس کی عادت کے برابر ہوں.

لیکن:

لے [illegible]

اگر وہ دن جن میں خون صفاتِ حیض کا حامل رہا ہو اس کی عادت کے دنوں سے کم ہوں تو بھی اپنی عادت کے برابر دنوں کو حیض قرار دے خواہ ان دنوں کے خون میں حیض کی نشانیاں نہ پائی جاتی ہوں[1]

۵، ۶، ۷: مبتدئہ یا مضطربہ یا عادت وقتیہ والی خاتون اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقۂ کار:

جو خواتین مبتدئہ یا مضطربہ ہوں یا عادت وقتیہ رکھتی ہوں اور دس دن سے زیادہ خون دیکھیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ خون کی صفتوں و علامتوں کو دیکھیں اور جتنے دن کا خون صفات و علامات حیض رکھتا ہو ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

لیکن،

اگر تمام دنوں کا خون علاماتِ حیض رکھتا ہو تو وہ اپنی رشتہ دار خواتین کی طرف رجوع کریں اور ان کی عادت کے دنوں کو اپنا معیار قرار دے کر اتنے دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں[2]۔ لیکن اگر ان کی رشتہ دار خواتین کی عادتیں مختلف ہوں تو ۷ دن کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

البتہ،

---

[1] عروۃ: فی حکم تجاوز الدم عن العشرہ۔ مسئلہ نمبر ۲

مضطربہ کے لیے حضرت امام خمینی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے
کہ وہ اپنی رشتہ دار خواتین سے رجوع کریں اور اگر رشتہ دار خواتین کی عادت
سات دن پر متفق (ایک ہو) ہو تب تو وہ سات دنوں کو حیض اور باقی دنوں
کو استحاضہ قرار دیں۔

رشتہ دار خواتین کی عادت متفق ہو لیکن سات دن سے کم یا
زیادہ ہو تو وہ ان سات دنوں سے کمی یا زیادتی کے دنوں میں استحاضہ کے
اعمال انجام دے اور حائض کے اعمال ترک کر دے۔

۸: دس دن سے زیادہ خون کی صورت میں

خون کے اختتام پر "ناسیہ" کے لیے

حیض کی تشخیص کا طریقہ کار:

ناسیہ کے لیے ضروری ہے کہ پہلے تو وہ خون کی صفات و علائم
پر غور کرے اور جتنے دن خون میں حیض کی علامتیں ملیں اتنے دن کو حیض
[illegible]

لیکن اگر تمام ایام میں خون حیض کی علامتوں اور علامتوں کا حامل ہو تو
پھر سات دن والی روایات پر عمل کرے۔

ماخوذ: [illegible]

یعنی سات دن کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے[1]

یاد دہانی :

سوال :

جس عورت کے ایام ماہواری میں دس سے بیس دن تک تاخیر ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں ؟

تو ،

کیا وہ ایام ماہواری کے مخصوص انجکشنوں کے ذریعہ حائض ہو سکتی ہے ؟

جواب :

اگر اسے رحم میں نطفہ کے انعقاد کا یقین نہ ہو تو ماہانہ عادت کی تنظیم کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے[2]

۷ ● خون حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ

اگر خون حیض دس دن سے پہلے بند ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کو اس کے حکم کے ساتھ بیان کیا جائے گا :۔

الف : وہ جانتی ہو کہ پاک ہو گئی ہے اور اندر (یعنی اندام نہانی یا

---

[1] عروۃ : فی حکم تجاوز الدم : مسئلہ : ۱

[2] رسالہ نوین چاپ جدید : ۴ : ص ۱۱۲ ، استفتاءات از حضرت امام

فرج کے اندر بھی خونِ حیض موجود نہیں ہے اور دس دن سے پہلے مزید خون نہیں دیکھے گی۔

الف: ایسی صورت میں وہ غسل کر کے نماز پڑھے گی

ب: اسے پاک ہونے اور اندر خون کے موجود نہ ہونے کا علم نہ ہو

ایسی صورت میں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ استبراء کرے یعنی اندام نہانی میں روئی داخل کر کے تھوڑا صبر کرنے کے بعد پھر نکالے۔ ایسی صورت میں

یا ———

تو روئی صاف نکلے گی

یا

خون آلودہ ——— اگر روئی صاف نکلے تو دو صورتیں سامنے آئیں گی

یا

تو وہ ہمیشہ [illegible] سے پہلے خون دیکھتی رہی ہے

یا ———

نہیں [illegible]

پہلی صورت میں اسے پاک خواتین کی انجام دینے اور حائض خواتین کو ترک کرنے والے اعمال کے درمیان جمع کرنا ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

اور ———

مسجد میں توقف،

قرآن کی کتابت کو مس کرنے وغیرہ سے رکنا پڑے گا۔

دوسری صورت میں اسے غسل کر کے نماز پڑھنا ہوگی۔ گویا وہ پاک ہو جائے گی۔

اور،

اگر استبراء کی روئی خون آلودہ نکلے تب بھی دو صورتیں سامنے آئیں گی:

یعنی ——— یا،

تو وہ عادت معین رکھتی ہوگی،

یا،

نہیں،

تو ———

اگر وہ عادت معین نہ رکھتی ہو تو اسے اس حد تک صبر کرنا ہوگا کہ یا تو پاک ہو جائے یا دس دن گزر جائیں۔

البتہ،

دس روز اس کے لیے ہیں جو یا تو معین عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت ہی دس دن ہو۔

اور،

اگر وہ عادت معین رکھتی ہو اور اس کی یہ عادت دس دن سے کم ہو تو ایسی صورت حال میں اس کو تین حالات پیش آئیں گے۔ جن کی

تفصیل یہ ہے:

الف: وہ جانتی ہوگی کہ یہ خون یقیناً دسویں دن ختم ہو جائے گا۔
اس صورت میں اسے خون بند ہونے تک صبر کرنا ہوگا۔

ب: وہ جانتی ہوگی کہ یہ خون دس دن سے زیادہ جاری رہے گا
اس صورت میں وہ اپنی عادت کے دنوں کو حیض اور اس سے زیادہ دنوں کو استحاضہ قرار دے گی۔

ج: اسے اس بات کا احتمال ہو کہ خون دس دن تک نہیں رکے گا
ایسی صورت میں حضرت امام خمینی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ:
اسے چاہئے کہ اپنی عادت کے دنوں کے بعد ایک یا دو دن استظہار کرے
یعنی ایک یا دو دن عبادات یعنی نماز روزہ وغیرہ ترک رکھے تاکہ کیفیت واضح ہو جائے۔
پھر اگر خون دسویں دن تک رک جائے تو تمام دنوں کو حیض قرار دے
اور اگر خون دسویں دن تک نہ رکے تو اپنی عادت کے دنوں کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ نیز استظہار کی خاطر جن دنوں عبادت ترک کی تھی ان دنوں کی قضا بجا لائے[1]

[1] عروۃ ؛ فی احکام الحیض ؛ مسئلہ ۲۳ ، ۲۵

دس دن سے پہلے خون بند ہونے پر حائض خاتون کا فریضہ

- جانتی ہو کہ پاک ہو گئی ہے اور اندر بھی خون موجود نہیں ہے نیز اسے معلوم ہو کہ وہ اب دس دن سے پہلے خون نہیں دیکھے گی۔ اس صورت میں وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔
- اسے طہارت کا علم نہ ہو۔ ایسی صورت میں وہ امتحان یا استبرا کرے جس کے بعد یا
  - وہ اپنے کو پاک پائے گی
    - اب اگر ہمیشہ دس دن سے پہلے خون دیکھتی ہے: تو اسے ان اعمال میں جمع کرنا ہوگا جو پاک خواتین کو بجا لانا ضروری ہیں اور جو حائض پر حرام ہیں۔
    - لیکن اگر وہ ہمیشہ دس دن سے پہلے خون نہیں دیکھتی تو اسے غسل کر کے نماز پڑھنا ہوگا۔
  - وہ خود کو آلودہ یا نجس پائے گی
    - اگر وہ معین عادت رکھتی ہو تو
      - یا تو جانتی ہے کہ خون دس دن تک رک جائے گا۔ ایسی صورت میں اسے خون رکنے تک صبر کرنا ہوگا۔
      - یا جانتی ہے کہ خون دس دن سے زیادہ جاری رہے گا۔ ایسی صورت میں عادت کے دنوں سے زیادہ کو استحاضہ قرار دے گی۔
      - یا اسے شک ہے کہ خون دس دن سے زیادہ آئے گا یا نہیں۔ ایسی صورت میں وہ ایک یا دو دن عبادت ترک کرے تاکہ کیفیت واضح ہو جائے۔ اب اگر دس دن تک خون رک جائے تو سب کو حیض قرار دے اور اگر دس دن تک نہ رکے تو اپنی عادت کے دنوں سے زائد کو استحاضہ قرار دے۔ نیز جن دنوں عبادت ترک کی تھی اس کی قضا بجا لائے۔
    - اور اگر وہ معین عادت نہیں رکھتی؛ تو غسل کر کے نماز پڑھے۔

۸ — حائض کے احکام

جو عبادات وضو یا غسل یا تیمم کے ساتھ بجا لانا ضروری ہے حائض پر حرام ہیں۔

جیسے:

نماز، روزہ، طواف، اعتکاف

مگر

نماز میت پڑھ سکتی ہے کیونکہ اس کے لیے طہارت ضروری نہیں ہے

عادت کے دنوں میں جن نمازوں اور روزوں کو چھوڑے گی ان میں سے روزوں کی قضا بجا لانا واجب ہے لیکن نمازوں کی قضا نہیں ہے[1]

جماع

[illegible] مرد اور عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ یعنی نہ حائض خود جماع کر سکتی ہے یا اس کے لیے رضایت اور آمادگی دے سکتی ہے اور نہ مرد حائض سے جماع کر سکتا ہے خواہ [illegible]

---

[1] تحریر [illegible] ص [illegible]

[2] جماع [illegible]
[illegible] احکام دیتے ہیں۔

ختنہ گاہ کی مقدار بھر ہی کیوں نہ داخل ہو اور منی بھی نہ نکلے۔

نیز، جماع کے حرام ہونے کے علاوہ ایام حیض میں عمداً یہ عمل انجام دینے سے کفارہ بھی واجب ہو جاتا ہے جس کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ ختنہ گاہ سے کمتر حصہ بھی داخل نہ کیا جائے[1]

یاددہانی:

جماع فقط ایام حیض ہی میں حرام نہیں ہے بلکہ استظہار[2] کے دنوں میں بھی جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا جا چکا ہے احتیاط واجب کے طور پر حرام ہے۔

البتہ پاک ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جماع (آمیزش) جائز ہے مگر مکروہ ضرور ہے[3]

۳:- بدن کے کسی بھی حصہ کو کتابتِ قرآن یا پیغمبر اکرم اور ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء سے مس کرنا حرام ہے[4]

۴:- مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جانا حرام ہے خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے

---

[1] توضیح : مسئلہ : ۴۵۰

[2] استظہار کے دنوں سے وہ دن مراد ہیں جن دنوں میں عورتوں کو اس لیے عبادت ترک کرنا ہوتی ہے کہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ حیض کا خون رک چکا ہے یا ابھی آئے گا۔

[3] عروۃ : فی احکام الحائض۔ مسئلہ : ۵ و ۲۴ و ۲۸

[4] توضیح : مسئلہ : ۳۵۵

نکل ہی کیوں نہ آئیں

۵:- دوسری تمام مسجدوں میں ٹھہرنا حرام ہے لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے یا کسی چیز کے اٹھانے کے لیے جائے تو کوئی حرج نہیں ہے[1]

احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے حرم میں بھی نہ ٹھہرے[2]

۶:- کسی چیز کے لیے مسجد میں کسی چیز کا رکھنا حرام ہے[3]

یاددہانی:

سوال[4]

جو خاتون حالتِ حیض میں ہو کیا وہ ووٹ ڈالنے کے لیے مسجد جا سکتی ہے اور اگر اسے مجبوراً وہاں کافی دیر ٹھہرنا پڑے تو ٹھہر سکتی ہے؟

جواب:

ایسی صورت میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔

۷:- ان سوروں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے حرام ہے

وہ چار سورے یہ ہیں:

۱- سورہ : ۳۲ : الم تنزیل

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۵۵
[2] توضیح: مسئلہ ۳۵۵
[3] رسالہ نوین: چاپ جدید: ج ۱ ص ۱۱۳

۲۔ سورہ : ۴۱ حٰمٓ السجدہ۔

۳۔ سورہ : ۵۳ والنجم

۴۔ سورہ : ۹۶ اقرأ

ان سوروں میں سے کسی بھی سورہ کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے۔

البتہ ،

اس بات پر توجہ رہے کہ سورہ سجدہ کا پڑھنا حائض کے لیے حرام ہے لیکن ان سوروں کا سننا خواہ آیتِ سجدہ ہی کیوں نہ ہو حرام نہیں ہے۔

اور ، اگر آیتِ سجدہ سن لے تو فوراً سجدہ واجب بجا لائے[1]

۸ :۔ ان معین صورتوں کے علاوہ جو فقہی کتابوں میں موجود ہے عام حالات میں حائض کو اگر حالتِ حیض میں طلاق دی جائے تو طلاق باطل ہے[2]

۹ :۔ رمضان کے مہینہ میں اگر حائض طلوعِ صبحِ صادق سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے تاکہ وہ پاکیزہ حالت میں صبح کرے

اور ،

اگر عمداً حالتِ حیض میں صبح کرے تو اس دن اس کا روزہ باطل ہو گا[3]

یاددہانی :

نماز کے سلسلہ میں خواتین کو چند نکات پر توجہ دینا ضروری ہے :

[1] عروۃ : فی احکام الحائض مسئلہ نمبر ۲ و توضیح : مسئلہ ۴۵۵

[2] عروۃ : فی احکام الحائض ص ۲۴۳

[3] عروۃ : باب الصوم فی المفطرات مسئلہ ۴۸

[illegible] وہ حائض ہونے والی

[illegible] ہو چکا ہو تو اسے نماز پڑھنے

[illegible] اس نماز کی قضا اس پر واجب

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا وقت شروع ہونے اور حیض

[illegible] کے درمیان [illegible] ہو کہ اس وقت کے

[illegible] ہو

یعنی

اگر [illegible] وقت شروع ہونے اور حیض کے

آغاز کے درمیان [illegible] اور [illegible] کے لیے

[illegible]

اور [illegible]

اگر [illegible] کے لیے

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جائے کہ وہ اپنا [illegible]

وضو کے لیے [illegible] غسل و وضو بجا لائے

[illegible] ہے

[illegible]

اس نماز کی قضا اس پر واجب ہوگی ۔

ج : اگر حائض کو شک ہو کہ نماز کے لیے وقت ہے یا نہیں تو اسے نماز پڑھ لینا چاہیے ۔

د : اگر حائض کو خیال ہو کہ اتنا وقت نہیں ہے کہ مقدماتِ نماز (یعنی غسل و وضو یا تیمم) بجا لانے کے بعد وہ ایک رکعت نماز وقت میں پڑھ سکتی ہے اور نماز نہ پڑھے پھر بعد میں اسے معلوم ہو کہ اتنا وقت تھا تو اس پر قضا واجب ہوگی ۔

ب : مستحبات :

حائض کے مستحبات

یعنی جو کام حائض کے لیے مستحب ہیں

مستحب ہے کہ خواتین حیض کے دنوں میں نماز کے اوقات میں حتی الامکان خود کو خون سے پاک کریں ۔ روئی اور رومال یا پیڈ اور چڈی بدل لیں اور وضو یا ، اگر وضو نہ کر سکیں تو تیمم کر کے جائے نماز پر روبقبلہ بیٹھیں اور ذکر و تسبیح و دعا و درود یا تلاوت قرآن میں مشغول رہیں ۔

اگرچہ حائض کے لیے نماز کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات

میں تلاوت قرآن کریم (خواہ سات آیات سے کم پڑھے) مکروہ ہے

یعنی

[illegible] اس کا اثبات [illegible] ہے مگر تلاوت نماز میں مستحب ہے اور ثواب
ملتا ہے[1]

حیض کے مکروہات

حائض کے مکروہات یعنی احکام

حائض کے لیے مکروہ ہیں:

حائض کے لیے نماز کے اوقات کے علاوہ ان اوقات میں
تلاوت قرآن مکروہ ہے۔

[illegible] لکھی [illegible]

قرآن مجید کا ساتھ رکھنا

بدن کے کسی بھی حصہ کا قرآن حکیم کے ساتھ [illegible] کتابت قرآن
مجید [illegible] مس کرنا۔

نیز

مہندی و خضاب لگانا مکروہ ہے[2]

یاد دہانی:

الف: مجنب کے لیے ایسی سات آیتوں تک کی تلاوت میں کراہت

---

[1] توضیح مسئلہ ۳۵۶ [illegible]

[2] توضیح مسئلہ [illegible]

نہیں ہے جو ان سوروں سے نہ ہوں جن میں واجب سجدے ہیں۔

لیکن ،

مجنب کے لیے سات آیتوں سے زیادہ کی تلاوت مکروہ ہے۔

اور ستر سے زیادہ آیتوں کی تلاوت کی کراہت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

لیکن ،

خواتین کے لیے حیض کے دوران نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات میں سات آیتوں کی تلاوت بھی مکروہ ہے۔

یعنی ،

اس تلاوت کا ثواب کم ہے[1]

ب : سوال:

کیا خواتین ماہِ رمضان میں ایسی گولیاں استعمال کر سکتی ہیں جو حیض کو روک دیں تاکہ پورے مہینے کے روزے رکھ سکیں ؟

جواب:

اگر گولیاں ان کے لیے نقصان دہ نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے[2]

---

[1] عروۃ : فی احکام الحائض ، مسئلہ ۱۴ و ۲۲

[2] رسالہ نوین ۔ چاپ جدید : ج ۱ ص : ۱۱۳ ۔ استفتاءات حضرت امام

تیسرا حصہ

استحاضہ

[illegible]

[illegible] گفتگو کے عناوین [illegible]

① [illegible]

② [illegible] استحاضہ کی علامتیں

③ استحاضہ کی قسمیں

④ [illegible] مستحاضہ کا وظیفہ

⑤ [illegible] مستحاضہ کے احکام

[illegible]

استحاضہ

۱ —●— استحاضہ کیا ہے؟

عورت جو خون نو سال کی عمر سے پہلے ——— یا بُڈھاپے کے بعد، خون نفاس کے بعد ——— یا ——— اپنی دو ماہانہ عادتوں کے درمیان دیکھے وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔

۲ —●— خونِ استحاضہ کی علامتیں:

۱۔ خونِ استحاضہ اکثر و بیشتر سرد اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔
۲۔ بغیر اُچھلے اور بغیر جلن کے آتا ہے۔
۳۔ گاڑھا بھی نہیں ہوتا۔

ممکن ہے کبھی سیاہ یا سُرخ اور گرم اور گاڑھا بھی ہو، نیز کبھی کبھی خون اچھل کر اور جلن کے ساتھ بھی باہر آسکتا ہے[1]

۳ — استحاضہ کی قسمیں:

۱: قلیلہ

۲: متوسطہ

۳: کثیرہ

۱۔ قلیلہ:

استحاضہ قلیلہ وہ خون ہے جو روئی[2] کے اندر سرایت نہ کرے

۲۔ متوسطہ:

استحاضہ متوسطہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر سرایت کر کے دوسری طرف سے ظاہر ہو جائے۔ لیکن اس کپڑے پر نہ لگے جو عموماً خواتین، خون لباس میں لگنے سے روکنے کے لیے رکھتی ہیں۔

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۹۲

[2] روئی سے مراد وہ روئی ہے جو یہ معلوم کرنے کے لیے خون نکلنے والی جگہ پر رکھی جاتی ہے کہ آیا خون استحاضہ قلیلہ کا ہے یا متوسطہ کا وغیرہ۔

۳- کثیرہ :

استحاضہ کثیرہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر داخل ہوکر دوسری طرف سے ظاہر ہو جائے۔

اور ——

کپڑے پر بھی لگ جائے۔

۴ —●— ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ :

مستحاضہ کو چاہیے کہ وہ ہر نماز سے پہلے آزمائش کرے کہ اس کا استحاضہ کس قسم کا ہے ؟

قلیلہ —— متوسطہ —— یا —— کثیرہ ۔

اور ——

اگر اپنی آزمائش سے پہلے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔

تو ——

اگر قصد قربت رکھتی ہو جیسے عالم غفلت میں اور اپنے فریضہ کے مطابق عمل کیا ہو ،

مثلاً ——

اس کا استحاضہ قلیلہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

اور ——

اگر قصد قربت نہ رکھتی ہو یا اس نے اپنے فریضہ کے مطابق عمل نہ

کیا ہو۔

مثلاً

اس کا استحاضہ متوسط تھا اور اس نے قلیلہ کے فرائض ادا کیے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۵ ● مستحاضہ کے احکام:

الف: استحاضہ قلیلہ کے احکام:

۱: خون دیکھنے کی صورت میں عورت کے لیے لازم ہے کہ ہر نماز کے لیے علیحدہ ایک وضو کرے خواہ نماز واجب ہو یا مستحب۔

یعنی

نماز ظہر کے لیے ایک وضو اور نماز عصر کے لیے دوسرا وضو کرے اسی طرح مغرب اور عشاء کے لیے۔

۲: ہر نماز کے لیے روئی کو تبدیل کرے۔

یا

اس کو پاک کرے اور اگر خون عضو کے بیرونی حصہ پر لگا ہو تو اسے بھی پاک کرے،

مثلاً

نماز ظہر کے لیے ایک مرتبہ اور خون دیکھنے کی صورت

ا۔ عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۳، توضیح المسائل م ۴۰۵

میں نماز عصر کے لیے دوسری مرتبہ[1]

یاد دہانی :

مستحاضہ قلیلہ کے لیے جس طرح ہر نماز کی خاطر وضو کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے لیے ہر اس کام کے لیے وضو کرنا واجب ہے جس کی شرط طہارت ہے۔

جیسے ــــــ

طواف ـــــ یا ـــــ نذر کی صورت میں، کتابتِ قرآن سے جسم مس کرنے کے لیے،

نیز یہ بھی خیال رہے کہ :

ان سب کاموں کے لیے ایک وضو کافی نہیں ہوگا بلکہ ہر کام کے لیے الگ وضو کرنا ہوگا حتیٰ کہ جتنی مرتبہ بھی بدن کتابتِ قرآن سے مس کرنا، احتیاط واجب کے طور پر الگ الگ وضو کرے[2]

استحاضہ کثیرہ و متوسطہ کے احکام

- مخصوص
  - متوسطہ ۱
  - کثیرہ ۲
- مشترک ۳

۱؎ عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۵

۲؎ عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۱۷

۱۔ استحاضہ متوسطہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ متوسطہ اگر اس حالت پر رہے تو اسے نماز صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا۔

البتہ،

جب وہ پہلی مرتبہ متوسطہ ہو اگر نماز صبح کے بعد ہو تو اسے متوسطہ ہونے کے بعد پہلی نماز کے لیے غسل کرنا ہوگا،

مثلاً

اگر وہ نماز ظہر و عصر سے پہلے متوسطہ ہو جائے تو اس سے قبل اور اگر مغربین سے پہلے ہو تو ان سے قبل ایک غسل کرنا ہوگا۔ پھر اگر دوسرے دن وہ اس حالت پر باقی رہے تو اسے پھر نماز صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا یعنی ہر نماز متوسطہ کو دن میں صرف ایک ہی غسل کرنا ہوگا۔

۲۔ استحاضہ کثیرہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ کثیرہ کو ہر نماز کے لیے ایک غسل کرنا ہوگا۔

البتہ

اگر نماز ظہر و عصر یا مغرب و عشاء اس طرح ادا کرے کہ دونوں نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ دے تو یہ دونوں نمازیں ایک ہی غسل سے پڑھ سکتی ہے۔

۱۔ حوالہ: فی احکام الاستحاضہ جلد ۱، ص ۲

لیکن ——

اگر ظہر عصر —— یا —— مغرب و عشاء کے درمیان

فاصلہ ہو جائے تو پھر دوبارہ غسل کرنا ہو گا[1]

۳- استحاضہ متوسطہ و کثیرہ کے مشترک احکام:

۱: ہر نماز کے لیے الگ وضو کرے۔

۲: ہر نماز کے لیے روئی بدلے —— یا —— پاک کرے۔
اور عضو کے بیرونی حصہ پر اگر خون لگ جائے تو اسے بھی پاک کرے[2]

۳: خون بند ہونے کے بعد، خون بند ہونے کی خاطر ایک غسل کرے[3]

۴: اگر نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اسے چاہئیے کہ وضو اور غسل کے بعد نماز کے تمام ہونے تک حتی الامکان خون کو باہر نکلنے سے روکے اور اگر کوتاہی کے سبب خون باہر نکل آئے تو نماز بلکہ وضو و غسل کا بھی اعادہ کرے[4]

۵: اگر کوئی خاتون استحاضہ کثیرہ یا متوسطہ کی صورت میں نماز کے وقت سے پہلے بدن کے کسی حصہ کو کتابت قرآن سے مس

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۹۶

[2] عروۃ: فصل فی أحکام الاستحاضۃ مسئلہ ۲

[3] عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضۃ مسئلہ ۱۶

[4] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضۃ مسئلہ ۹ - تحریر: ج ۱ ص ۵۸ مسئلہ ۴

کرنا چاہے تو اسے غسل اور وضو کرنا ہوگا۔[1]

۶: ان حالات میں شوہر کے لیے ایسی عورت سے ہمبستر ہونا حلال ہے جب بیوی نے غسل کر لیا ہو

خواہ

دوسرے کام مثلاً وضو یا روئی بدلنا جو نماز کے لیے واجب ہیں انجام نہ دیے ہوں۔[2]

۷: ان حالات میں خواتین کے لیے روزہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ دن میں ان پر جو غسل واجب ہیں وہ انجام دیں البتہ استحاضہ کثیرہ میں جس دن روزہ رکھنا ہے اس کی رات مغرب و عشاء کا غسل بھی صبح کے روزے کے صحیح ہونے کے لیے معتبر ہے۔

۸: احتیاط واجب ہے کہ مستحاضہ روزے کے دن جس حد تک خون کو باہر آنے سے روک سکتی ہو روکے۔[3]

یاد دہانی:

۱- مستحاضہ کثیرہ یا متوسطہ اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے بلکہ اگر اذان صبح کے نزدیک نماز شب کے لیے غسل کرکے نماز شب پڑھے تب بھی احتیاط واجب ہے

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۲۹

[2] توضیح: مسئلہ ۴۲۸

[3] عروۃ: فصل فی احکام الاستحاضہ: مسئلہ ۱۵

کہ طلوع صبح کے بعد دوبارہ غسل اور وضو کرے[1]

۲۔ اگر کوئی خاتون نمازِ عصر کے بعد مستحاضہ ہو اور غروب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ درست ہے[2]

۳۔ اگر استحاضہ کا خون باہر نکل آئے تو وضو اور غسل باطل ہو جائے گا[3]

۴۔ جن موقعوں پر غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں، ان موقعوں پر جو بھی عمل پہلے انجام دے درست ہے،

البتہ ____

بہتر ہے کہ پہلے وضو اور پھر غسل کرے[4]

۵: مستحاضہ کو وضو اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھنا چاہیے۔

چنانچہ ____

اگر وہ وضو اور غسل کے بعد نماز میں دیر کرے،

تو ____

اس کی نماز صرف اس صورت میں درست ہے کہ اسے یقین ہو کہ وضو کے بعد سے خون نہیں نکلا ہے

اور،

---

[1] توضیح: مسئلہ ۴۰۱

[2] توضیح: مسئلہ ۴۱۹

[3] توضیح: مسئلہ ۴۰۷، ۳۲۳

[4] عروہ: فصل فی احکام الاستحاضہ۔ مسئلہ ۷

اندامِ نہانی کے اندر بھی خون موجود نہیں ہے ۔ ورنہ نماز باطل ہے۔

البتہ ،

نماز پڑھنے میں جلدی مستحباتِ نماز کی ادائیگی پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

چنانچہ ——

اگر مستحاضہ اپنی نماز کے لیے اذان —— یا —— اقامت کہے —— یا —— دوسرے مستحبات انجام دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

---

[1] عروۃ : فصل فی احکام الاستحاضہ مسئلہ ۸

چوتھا حصّہ

جنابت

گفتگو کے عناوین:

① جنابت کے اسباب۔

② جو چیزیں جنب پر حرام ہیں۔

③ جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں۔

④ وہ چیزیں جن کی صحت کا دار و مدار غسل جنابت پر ہے۔

[illegible]

جنابت

جنابت کی گفتگو میں کچھ مسائل و موضوعات زیر بحث ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہم خداوند عالم کے فضل و کرم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی توجہ سے انشاء اللہ ان موضوعات کے مطالب کی درست بندی میں کامیاب رہیں گے۔

۱ — جنابت کے اسباب

انسان دو میں سے کسی ایک چیز کے ذریعہ جنب ہوتا ہے:

الف: جماع:

[illegible]

چنانچہ اگر انسان جماع کرے اور اس کا عضو تناسل ختنہ گاہ کے برابر یا اس سے زیادہ داخل ہو جائے خواہ عورت ہو یا مرد [illegible] قُبل

یعنی اگلے حصے میں ہو یا دُبر یعنی پچھلے حصہ میں، یہ دونوں یعنی جماع کرنے والا اور جماع کروانے والا یا والی بالغ ہو یا نابالغ دونوں جنب ہو جائیں گے خواہ منی باہر نہ بھی نکلے۔

البتہ اگر شک ہو کہ ختنہ گاہ کے برابر داخل ہوا ہے یا نہیں تو جنب نہیں ہوں گے اور ان پر غسل واجب نہیں ہوگا[1]

ب : منی کا نکل آنا :

اگر انسان کے منی نکل آئے،

خواہ وہ سوتے میں نکلے (جسے احتلام کہتے ہیں)

یا جاگتے میں،

کم مقدار میں ہو

یا زیادہ مقدار میں

شہوت (یعنی جنسی لذت کے احساس) کے ساتھ نکلے

یا بغیر شہوت کے۔

اس کے اپنے ارادہ واختیار سے نکلے

یا بغیر اختیار وارادہ کے

تو

وہ جنب ہو جائے گا۔

البتہ

یہ اس صورت میں ہے جبکہ انسان کو یقین ہو کہ جو پانی یا رطوبت

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۴۵ و ۳۴۹ تا ۳۵۱۔

نکلی ہے وہ منی ہی ہے ،

لیکن

اگر کوئی رطوبت یا پانی انسان سے خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت

تو

اگر یہ شخص مرد اور صحت مند ہو تو اگر اس میں درج ذیل تین علامتیں پائی جاتی ہوں تو اس پر منی کا حکم لگے گا اور وہ جنب تصور کیا جائے گا۔

اور ،

یہ صرف شک کی صورت میں ہے کیونکہ

اگر کسی رطوبت کے بارے میں یقین ہو کہ یہ منی ہے تو اس میں علامتوں کا دیکھا یا پایا جانا ضروری نہیں ہے

وہ تین علامتیں یہ ہیں :

ا: شہوت کے ساتھ نکلے

۲: اچھل کر نکلے۔

۳: رطوبت کے نکلنے کے بعد بدن سست ہو جائے۔

لیکن اگر کوئی مرد مریض ہو یا عورت ہو تو اس کے جنب ہونے کے لیے فقط اتنی ہی بات کافی ہے کہ یہ رطوبت یا پانی شہوت کے ساتھ باہر نکلا ہو

اور [illegible]

اس میں دوسری دو علامتوں کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔

اگرچہ حکم یہ ہے کہ عورت اور مریض [illegible]

خصوصاً ،

عورت اگر پہلے سے باوضو نہ ہو تو شک کی صورت میں غسل کے علاوہ وضو بھی کرے۔

بلکہ مجموعی طور پر خواہ شک ہو یا یقین اگر تینوں علامتیں جمع نہ ہوں تو ——

بہتر ہے کہ اگر پہلے سے باوضو نہ ہو اور اس کا وظیفہ وضو ہو (یعنی نماز کے لیے اسے وضو کرنا ہو) تو غسل کے علاوہ وضو بھی کرے۔

البتہ ،

جن موقعوں پر کہا گیا ہے کہ بہتر ہے کہ غسل کے علاوہ وضو بھی کرے ان موقعوں پر مناسب یہ ہے کہ پہلے کسی طرح اپنی طہارت غسل کو باطل کرے (یعنی بیت الخلاء (ٹوائلٹ) وغیرہ جا کر حدث اصغر سے غسل کی طہارت کو ختم کرے تاکہ وضو کا جواز پیدا ہو جائے)

پھر وضو کرے ۔

کیونکہ ،

غسل جنابت کے ساتھ وضو نہیں کیا جا سکتا ہے[1]

یاد دہانی :

۱ : اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ نکلے یا انسان کو شک ہو کہ اس کی منی نکلی ہے یا نہیں تو وہ جنب نہیں ہے اور اس پر

---

[1] عروۃ : فصل فی غسل الجنابۃ مسئلہ ۱۱ ۔ تحریر ج ۱ ص ۳۰ ۔ توضیح : مسئلہ ۳۶۵ ، ۳۶۶

غسل واجب نہیں ہوگا۔[1]

۲: مستحب ہے کہ انسان منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے یعنی پیشاب کے ذریعہ منی کا استبرا کرے۔

کیونکہ:

اگر وہ منی نکلنے کے بعد پیشاب نہ کرے اور غسل کرنے کے بعد کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا نہیں تو اس پر منی کا حکم لگے گا اور وہ مجنب قرار پائے گا۔

اور ــــــ

ایسی صورت میں اسے دوبارہ غسل کرنا پڑے گا۔[2]

۳: اگر کوئی شخص اپنے کپڑوں میں منی دیکھے اور اسے معلوم ہو کہ یہ منی اسی کی ہے اور اس نے اس کے لیے غسل نہیں کیا ہے

تو اسے چاہیے کہ ــــــ

وہ غسل کرے۔

اور ــــــ

جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ نمازیں اس نے منی نکلنے کے بعد پڑھی ہیں ان کی قضا بجا لائے

لیکن ــــــ

جن نمازوں کے بارے میں اس بات کا احتمال دے کہ وہ

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۵۲

[2] عروۃ: مستحبات غسل جنابت مسئلہ ۷ توضیح: مسئلہ ۳۴۸

نمازیں اس نے منی نکلنے کے بعد پڑھی ہیں ان کی قضا بجا لانا ضروری نہیں ہے۔

البتہ ــــــــــ

اگر اسے یہ تو معلوم ہو کہ یہ منی اسی کی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ یہ منی گزشتہ جنابت کی ہے جس کے لیے غسل کر چکا ہے یا پھر سے دوبارہ جنب ہوا ہے تو

ایسی صورت میں اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اگرچہ بہتر ہے کہ احتیاطاً غسل کرے[1]

۴: منی نکلنے سے انسان صرف اسی صورت میں جنب ہوگا جب منی خود اس شخص کی ہو۔ لیکن اگر مرد کی منی عورت سے نکلے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا[2]

---

[1] تحریر: ج ۱: ص ۳۷: مسئلہ ۲ - توضیح: مسئلہ ۳۵۴۔

[2] عورت کے جسم میں مرد کی منی خواہ کسی بھی صورت میں داخل ہو یعنی جماع کے ذریعہ ہو، انجکشن کے ذریعہ ہو یا کسی اور حلال یا حرام طریقہ سے ہو، وہ مرد کی اس منی کے اپنے جسم سے باہر نکلنے کے سبب جنب نہیں ہوگی۔ چنانچہ اگر جماع کے بعد کوئی عورت غسل کرے اور غسل کے بعد مرد کی منی اس کے جسم سے باہر نکلے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کی اپنی منی بھی مخلوط (ملی ہوئی) ہے یا نہیں؟ تو وہ جنب نہیں ہوگی کیونکہ عورت یا تو جماع کے سبب جنب ہوتی ہے خواہ جماع میں مرد کی منی نکلے یا نہ نکلے اور یہ منی اس کے جسم میں نکلے یا جسم کے باہر نکلے یا اس صورت میں کہ جب خود عورت کی اپنی منی نکل آئے۔ چنانچہ خیال رہے کہ جماع میں بھی عورت کی جنابت اس سبب سے نہیں ہے کہ مرد کی منی اس کے جسم میں ہے یا مرد کی منی اس کے جسم سے باہر نکلتی ہے بلکہ خود جماع عورت کے لیے اسی طرح جنابت کا سبب بنتا ہے جس طرح مرد کے لیے خواہ اس کی منی نکلے یا نہ نکلے۔ (سیدہ)

البتہ، اگر اس کو خود یقین ہو کہ مرد کی منی کے ساتھ خود اس کی منی مخلوط ہو کر نکلی ہے تو وہ جنب ہو جائے گی ۔

اور ـــــ

اس پر غسل واجب ہوگا۔[۵]

۵ : عورتیں بھی مردوں کی طرح سوتے میں جنب (محتلم) ہو جاتی ہیں اور وہ اس صورت میں جب ان کی منی نکل آئے۔[۶]

۶ : ممکن ہے بعض افراد کے لیے یہ بات نئی ہو کہ عورتوں کے بھی منی نکلتی ہے اور وہ بھی مردوں کی طرح سوتے یا جاگتے منی نکلنے سے جنب ہو جاتی ہیں اس لیے اس بات کی توضیح ضروری ہے :

اوّل یہ کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی مادہ منویہ موجود ہوتا ہے ۔

دوسرے یہ کہ احادیث و روایات اور علما کے فتوے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ امر حقیقت رکھتا ہے ۔

البتہ ـــــ

عورتوں میں مردوں کی طرح سے سوتے یا جاگتے میں ارادتاً یا بلاارادہ منی کا نکلنا عام نہیں ہے اس لیے عموماً اس بات کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ۔

لیکن ـــــ

---

۵ تحریر : ج ۱ : ص ۳۶ : مسئلہ ۱۵

۶ عروۃ : فصل فی غسل الجنابت ج ۱ ص ۲۸۳ : مسئلہ ۹

چونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر شریعت کے احکام مرتب ہوتے
ہیں اس لیے خواتین کا اس مسئلہ سے آگاہ ہونا ضروری ہے ۔

چنانچہ ،
جس طرح مردوں کے عُضو سے پانچ قسم کی رطوبتیں نکلتی ہیں جس
میں دو نجس اور تین پاک ہیں۔
یعنی ———
پیشاب اور منی نجس ،
نیز ،
ودی ——— وذی اور مذی پاک ہیں ۔
اسی طرح خواتین کے عضو سے بھی مختلف قسم کی رطوبتیں نکلتی ہیں ،
جن میں سے پانچ ———
یعنی ،
خونِ حیض ——— خونِ استحاضہ ——— خونِ نفاس ، جنہیں
فقہی اصطلاح میں ' دمائے ثلاثہ کہتے ہیں نیز پیشاب ——— اور ——— منی
نجس اور باقی تمام رطوبتیں پاک ہیں ۔
(ان پاک رطوبتوں میں وہ تمام رطوبتیں آتی ہیں جو شہوت کے موقعہ
پر یا عام حالات میں یا بعض امراض کے سبب عورتوں کے عضو سے نکلتی ہیں ۔)
(سیدہ)

" عموماً منی اور باقی رطوبتوں میں فرق کا معیار خواتین میں صرف
اتنا ہے کہ خواتین میں منی جنسی لذت کے شدید احساس کے موقعہ پر خارج ہوتی
ہے اور وہ بھی عام نہیں بلکہ عموماً ان خواتین کو ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے

جو یا تو جنسی امور کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتی ہیں یا کسی مرض کا شکار ہوتی ہیں۔ ورنہ عام طور سے جنسی ہیجان کے موقعہ پر جو رطوبتیں خارج ہوتی ہیں وہ پاک ہوتی ہیں۔

پھر یہ کہ چونکہ شریعت نے ایک واضح حکم عطا فرمادیا ہے کہ جب تک کسی رطوبت کے متعلق منی ہونے کا یقین نہ ہوجائے اس وقت تک وہ پاک ہے اور اس کے نکلنے سے انسان جنب نہیں ہوتا، اس لیے خواتین کو اس سلسلہ میں پریشان ہونے یا شک میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ وضاحت اس لیے ضروری سمجھی گئی کہ عام طور سے یہ مسئلہ جن خواتین کے سامنے پیش کیا گیا وہ پریشان ہوئیں اور شکوک میں مبتلا ہوگئیں۔"

(سیدہ)

۲ —●— جو چیزیں جنب پر حرام ہیں:

پانچ چیزیں جنب پر حرام ہیں:

۱: بدن کا کوئی بھی حصہ قرآن کی کتابت (خواہ خود قرآن میں ہو یا کسی بھی جگہ قرآن کریم کی آیت تحریر ہو) اور خداوند بزرگ و برتر نیز پیغمبروں اور ائمہ علیہم السلام کے اسماء سے مس کرنا۔

۲: مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جانا خواہ ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے نکل ہی کیوں نہ آئے۔

۳: باقی تمام مسجدوں میں ٹھہرنا۔ خواہ وہ مسجد یا مسجدیں آباد ہوں یا ویران اور خواہ وہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو۔

البتہ اگر ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے سے

خارج ہو جائے یا کوئی چیز اٹھانے کے لیے مسجد میں داخل ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نیز،

احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں بھی توقف نہ کرے۔

بلکہ،

بہتر ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حرم کو اس حکم میں مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل کرے۔

نیز بہتر ہے کہ حرم ائمہ کے رواق یعنی ارد گرد کے کمروں اور ہال کو بھی حرم مطہر کے حکم میں شمار کریں[1]

۴: مسجد میں کسی چیز کا رکھنا۔ خواہ کسی چیز کو رکھنے کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو اور راستہ چلتے ہوئے وہ چیز مسجد میں رکھ دے یا مسجد کے باہر سے کوئی چیز مسجد کے اندر رکھ دے۔

۵: جن چار سوروں میں واجب سجدے ہیں ان کا پڑھنا۔ حتیٰ کہ ان سوروں کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ سورے یہ ہیں:

۱۔ سورہ نمبر ۳۲ (الم تنزیل)

۲۔ سورہ نمبر ۴۱ (حٰم السجدہ)

۳۔ سورہ نمبر ۵۳ (والنجم)

---

[1] یہ بات اس لیے کہی گئی ہے کہ حرم کا اطلاق صرف اس حصہ پر ہوتا ہے جس کمرہ احاطہ میں ضریح مقدس ہے اور ارد گرد کے کمرے اور ہال رواق کہلاتے ہیں (مسیدد)

۴- سورہ نمبر ۹۶ (اقرء)[1]

یاددہانی:

۱- اگر کسی شخص نے اپنے گھر میں کسی جگہ کو نماز خانہ یا مسجد کے عنوان سے نماز کے لیے مخصوص کرلیا ہو تو اس پر مسجد کا حکم نہیں لگے گا۔[2]

توضیح:

عام طور سے مدرسوں، دفتروں یا بعض دوسرے عمومی مقامات پر نماز کے لیے کسی جگہ، کمرہ یا ہال کو مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ اس قسم کی جگہوں پر مسجد کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر مسجد کے احکام کا اطلاق فقط ان مقامات پر ہوتا ہے جن پر مسجد کے عنوان سے صیغۂ وقفِ مسجد جاری کیا گیا ہو (سیدہ)

۲- اگر انسان کو یقین ہو کہ مسجد کا صحن، اس کے ایوان، منارہ نیز صحن کے اردگرد کے مکانات کی زمینیں مسجد کے نام پر مسجد ہی کے عنوان سے وقف ہوتی ہیں تو ان پر مسجد کا حکم لگے گا اور ان میں جنابت کی حالت میں داخل ہونے کا وہی حکم ہوگا جو مسجد کے لیے ہے۔

لیکن ــــــ

اگر شک ہو کہ آیا یہ مسجد کا جزء ہے یا یہ کہ یہ زمین خود مسجد کے

---

[1] عروۃ: فصل ما یحرم علی الجنب - تحریر: ج ۱: ص ۳۸ و توضیح: مسئلہ ۳۵۵

[2] عروۃ: ما یحرم علی الجنب مسئلہ ۲

لیے نہیں بلکہ مسجد کے ایوان، صحن یا اس سے متعلق مکانوں کے لیے دی گئی ہے،

تو ـــــ

ایسی صورت میں اس زمین پر مسجد کا حکم نہیں لگے گا۔

لیکن،

بہتر یہ ہے کہ انسان ان تمام جگھوں پر، اس وقت تک مسجد کا ہی حکم لگائے جب تک اسے یقین نہ ہو جائے ـــــ

کہ

ان مقامات کو مسجد کے عنوان سے وقف نہیں کیا گیا ہے[۱]

۳: جنب مرد یا عورت یا حائض خاتون اگر دعائے کمیل پڑھنا چاہے

تو ـــــ

اسے جملہ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُنَ۔ نہیں پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ سورۂ "السجدہ" کا جزو ہے اور یہ سورہ ان سوروں میں سے ہے جن میں سجدہ واجب ہے[۲]

۴: امام زادوں کے حرم میں جنب مرد یا عورت کا جانا حرام نہیں ہے۔

لیکن ـــــ

---

[۱] عروۃ: فصل مایحرم علی الجنب: مسئلہ ۴

[۲] عروۃ: فصل مایحرم علی الجنب: مسئلہ ۵

اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ مشہور امام زادوں مثلاً حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم میں جنابت کی حالت میں نہ جائے لے

۳ —●— جو چیزیں جنب پر مکروہ ہیں:

۱: کھانا پینا۔

جنب کے لیے کھانا پینا مکروہ ہے۔

لیکن اگر وضو کرے تو کھانا پینا مکروہ نہیں رہے گا۔

البتہ،

ہاتھ دھونے، کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کے بعد کھانے پینے کی کراہت کے سلسلہ میں اگرچہ بعض فقہا کا کہنا ہے کہ کھانے پینے کی کراہت ختم ہو جائے گی۔

مگر،

امام خمینی مدظلہ العالی کے فتویٰ کے مطابق اگرچہ اس صورت میں کراہت میں کمی آجائے گی لیکن کراہت ختم نہیں ہو گی۔

۲: جن سوروں میں سجدہ واجب ہے ان سوروں کے علاوہ باقی قرآن سے

سات سے زیادہ آیتوں کی تلاوت،

جنب کے لیے مکروہ ہے اور ستر سے زیادہ آیتوں کی تلاوت میں کراہت زیادہ ہو جائے گی (یعنی اس تلاوت کا ثواب کم ہو جائے گا)

لے مجمع المسائل: ج۱، سوال ۲۰۴

۳: بدن کے کسی حصے کا قرآن مجید کی جلد، حاشیہ اور اس کی سطروں کے درمیانی حصہ پر لگانا۔

۴: قرآن مجید کا ساتھ رکھنا۔

۵: مہندی یا اس جیسی کسی چیز سے خضاب کرنا۔

۶: جسم پر تیل لگانا۔

۷: سونا۔

البتہ اگر وضو کرنے یا پانی نہ ہونے کے سبب وضو یا غسل کے بجائے تیمم کر لے تو سونا مکروہ نہیں رہے گا۔

۸: احتلام یعنی سوتے میں منی نکلنے کی وجہ سے جنب ہونے کے بعد جماع کرنا۔[1]

۴ —●— وہ چیزیں جن کی صحت کا دار و مدار غسل جنابت پر ہے

۱: واجب نمازیں، خواہ ادا ہوں یا قضا۔

مستحب نمازیں،

نمازوں کے وہ اجزاء جو دوران نماز بھولے سے رہ گئے ہوں،

نیز

نماز احتیاط ——

[1] عروۃ: فصل ما یکرہ علی الجنب د توضیح: مسئلہ ۳۵۶

ان سب کے لیے غسل جنابت ضروری ہے۔

البتہ ،

نمازِ میت ، سجدۂ شکر اور سجدۂ واجب والی آیت کے سننے پر واجب ہونے والے سجدے کا دار و مدار غسل جنابت پر نہیں ہے

یعنی ،

یہ عبادات حالتِ جنابت میں انجام دی جاسکتی ہیں۔[۱]

۲ : طواف واجب بلکہ بعید نہیں ہے کہ طواف مستحب کے لیے بھی غسل جنابت ضروری ہو۔[۲]

۳ : روزہ ماہ مبارک رمضان اور اس کی قضا۔ یعنی اگر کوئی شخص ارادتاً یا بھول کر بھی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

البتہ

ماہِ مبارک رمضان اور اس کے قضا روزوں کے علاوہ باقی تمام روزے جنابت کے ساتھ صبح کرنے سے باطل نہیں ہوتے۔

---

[۱] یاد رہے کہ واجب سجدہ کی آیت کی تلاوت جنب کے لیے حرام ہے لیکن اگر وہ واجب سجدے کی آیت سُنے تو چونکہ سجدہ کی آیت سننے پر سجدہ فوراً واجب ہے اس لیے اسے غسل کے بغیر سجدہ کرلینا چاہیے (سیدہ)

[۲] کیونکہ مسجد حرام میں جنابت کے عالم میں داخلہ حرام ہے اس لیے مستحب طواف عام طور سے غسل جنابت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر یہ کہ کوئی شخص اتنی دور سے طواف کرے کہ وہ حدود حرم کعبہ کے باہر ہو جو آج کل ممکن نہیں ہے (سیدہ)

لیکن ، امام خمینی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ :

روزہ دار کو چاہیئے کہ ماہِ مبارک رمضان اور اس کے قضا روزوں کے علاوہ ،

دوسرے واجب روزوں (جو مثلاً نذر یا عہد یا کفارہ کے سبب واجب ہوئے ہوں) میں بھی ارادتاً جنابت کی حالت میں صبح نہ کرے۔

ہاں !

روزہ کے دوران اگر کوئی شخص عمداً

اور ———

ارادتاً جنب ہو (خواہ فعلِ حرام کے ذریعہ یا فعلِ حلال کے ذریعہ)

تو ———

ہر قسم کا روزہ ، حتیٰ کہ مستحب روزہ بھی باطل ہو جائے گا۔

لیکن :

صبح کے بعد دن کے کسی بھی حصہ میں سوتے میں جنب ہونے یعنی احتلام سے کسی بھی قسم کے روزہ کو ضرر نہیں پہنچے گا۔[1]

---

[1] عروۃ : فصل فی غسل الجنابۃ ، بعد از مسئلہ ۱۱ ، فصل فیما یتوقف علی الغسل من الجنابۃ وتحریر : ج ۱ ص ۳۸۔

پانچواں حصّہ

نفاس

گفتگو کے عناوین

① نفاس کیا ہے؟

② نفاس کی قسموں کا ملاک۔

③ خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم۔

④ خون نفاس بند ہوجانے کے بعد خواتین کا فریضہ۔

⑤ جو چیزیں نفساء کے لیے حرام، مکروہ یا مستحب ہیں۔

نفاس

نفاس کیا ہے؟

ماں کے پیٹ سے بچّے کے پہلے حصہ کے باہر آنے کے بعد سے عورت جو بھی خون دیکھے وہ اگر دس دن سے زیادہ آئے یا دسویں دن ختم ہوجائے

تو،

اس خون کو "نفاس"

اور،

جو خاتون حالت نفاس میں ہو اسے نفساء کہتے ہیں[1]

---

[1] توضیح : مسئلہ ۵۰۸

یاد دہانی :

الف: ضروری نہیں کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے والے بچے کی خلقت مکمل ہو چکی ہو بلکہ اگر خون کا ایسا لوتھڑا بھی رحم مادر سے خارج ہو جس کے بارے میں خود عورت یہ جانتی ہو یا چار دائیاں یہ گواہی دے دیں کہ اگر یہ رحم میں رہ جاتا تو انسان بن جاتا۔ تب بھی وہ عورت دس دن تک جو خون دیکھے گی وہ نفاس ہوگا۔[1]

ب: ممکن ہے کہ خون نفاس ایک لحظہ سے زیادہ نہ ہو لیکن دس روز سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔[2]

ج: عورت بچے کے پہلے حصہ کے باہر آنے سے پہلے جو خون دیکھتی ہے وہ نفاس نہیں ہوتا ہے۔[3]

---

[1] توضیح: مسئلہ ۵۱۰

[2] توضیح: مسئلہ ۵۱۱

[3] توضیح: مسئلہ ۵۰۹

۲ —●— نفاس کی تشخیص کا ملاک :

ملاک تشخیص نفاس

- وہ خون جو خواتین بچہ کے پہلے حصہ کے باہر آنے سے اس کے پورے باہر آنے تک دیکھتی ہیں ۱
- وہ خون جو خواتین بچہ کی ولادت مکمل ہونے کے بعد دیکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں خون
  - دس دن تک بند ہو جائے ۲
  - دس دن سے زیادہ آئے
    - حیض میں عادت رکھتی ہے ۳
    - حیض میں عادت نہیں رکھتی ۴

۱۔ اس خون کا حکم یہ ہے کہ وہ خواہ کتنے ہی دن کیوں نہ آئے اور چاہے دس دن سے زیادہ بھی آئے نفاس ہے۔

کیونکہ،

ممکن ہے کہ کوئی بچہ رحم مادر میں مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو

اور بہتر وقت اس کا ایک حصہ نکالنا ہے [1]

۲- یہ بھی تمام کا تمام نفاس ہے خواہ کوئی خاتون حیض لینی عادت جی
لیکن خلاف بھی ہوا اور باقی کو معلوم نہیں ہوا بلکہ دسویں دن ٹکا یا نہیں۔ اس لیے بہتر
ہے کہ ایک یا دو دن استظہار کرے۔

یعنی،

عبادت ترک رکھے یہاں تک کہ اس کی کیفیت واضح ہو جائے۔

اب

اگر دسویں دن تک رکا تو تمام نفاس ہے اور اگر دس دن سے
بڑھ گیا تو ... عادت سے زیادہ خون دیکھا نفاس ہے ...
اور ... [illegible]

۳- عادت کے دنوں کے برابر نفاس اور باقی استحاضہ ہے

لیکن،

چونکہ ایام عادت کے بعد عموماً یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خون دس دن سے
زیادہ آئے گا یا نہیں۔

بہتر ہے کہ ایک یا دو دن استظہار کی خاطر عبادت ترک کرے

مستحاضہ کے کام انجام دے۔ اور اگر خون دس دن سے زیادہ

---

[1] عروۃ: فصل فی النفاس، توضیح مسئلہ ۵۰۸

[2] توضیح: مسئلہ ۵۱۸

آئے تب بھی اگر اس نے ایام عادت کے بعد کے دنوں میں عبادت ترک کی ہو تو اُس کی قضا بجا لائے[1]

۴۔ اس صورت میں اس کے پہلے دس دن نفاس اور باقی استحاضہ ہیں[2]

یاددہانی :

اگر نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آئے ،

تو ـــــــ

احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو خواتین عادت رکھتی ہوں وہ عادت کے دنوں کے بعد سے اور جو عادت نہ رکھتی ہوں وہ دسویں دن سے زچگی کے اٹھارویں دن تک مستحاضہ کے اعمال بجالائے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں ان کو ترک رکھیں[3]

۳ ● خواتین نفاس کے بعد جو خون دیکھتی ہیں اس کا حکم

جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں ۱

جو خواتین معین عادت نہیں رکھتی ہیں ۲

۱۔ جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں !

وہ اپنے ایام عادت کے مطابق ایام کو نفاس قرار دیں گی۔

---

[1] توضیح : مسئلہ ۵۱۸

[2] توضیح : مسئلہ ۵۲۰

[3] توضیح : مسئلہ ۵۱۷

اور ،

اس کے بعد دس دن تک جو خون دیکھیں گی خواہ وہ ان کی ماہانہ عادت کے دنوں میں ہی کیوں نہ ہو اسے استحاضہ قرار دیں گی۔

البتہ ،

اگر دس دن کے بعد خون دیکھیں ،

تو ———

اگر وہ خون ماہانہ عادت کے دنوں میں ہو تو حیض ہوگا خواہ اس میں حیض کی نشانیاں ہوں یا نہ ہوں۔

اور ،

اگر ماہانہ عادت کے دنوں میں نہ ہو تو خواہ اس میں حیض کی نشانیاں موجود بھی ہوں تب بھی اسے استحاضہ ہی قرار دیا جائے گا۔[1]

۲۔ جو خواتین معین عادت نہیں رکھتی ہیں !

وہ زچگی کے پہلے دس دنوں کو نفاس اور بعد کے دس دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔

اور ،

جو خون بعد کے دس دنوں میں دیکھیں۔ اگر اس میں حیض کی نشانیاں ہوں تو اسے حیض ورنہ اسے بھی استحاضہ قرار دیں گی۔[2]

لیکن حضرت امام خمینی نے تحریر الوسیلہ میں فرمایا ہے کہ خون کی

---

[1] توضیح : مسئلہ ۵۱۹

[2] توضیح : مسئلہ ۵۲۰

صفات اور نشانیوں کو دیکھنے پر اگر تمام مدت خون کی نشانیاں ایک ہی جیسی ہوں تو انھیں اپنی قریبی رشتہ دار خواتین کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

اور ______

اس صورت میں اگر ان خواتین کی عادت مختلف ہو ،

تو ______

سات دن کو حیض ،

اور ، باقی کو ______

اسی طرح استحاضہ قرار دینا ہوگا ،

جس کا طریق کار حیض کی گفتگو میں مفصلاً بیان ہو چکا ہے۔[1]

۴ ●—— خونِ نفاس بند ہو جانے کے بعد خواتین کا فریضہ

جس طرح حیض کے احکام میں بیان ہو چکا ہے، اس طرح نفاس کا خون بند ہونے کے بعد خواتین کو روئی کے ذریعہ اس بات کا اطمینان حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ پاک ہو چکی ہیں یا نہیں؟[2]

۵ ●—— جو چیزیں نفسا پر حرام مکروہ یا مستحب ہیں :

الف : حرام :

جو نو چیزیں حائض پر حرام ہیں، وہی نفسا ر

---

[1] تحریر : ج : ۱ ص : ۶۲ مسئلہ نمبر ۴

[2] عروۃ : فصل فی احکام النفاس مسئلہ نمبر ۸

پر بھی حرام ہوں گی۔

ب ۔ مستحبات و مکروہات :

حائض پر جو کام مستحب یا مکروہ ہیں وہی کام نفساء پر بھی مستحب یا مکروہ ہوں گے[1]

---

[1] تحریرۃ : فصل فی احکام النفاس مسئلہ نمبر ۱ ۔ توضیح : مسئلہ نمبر ۵۱۳

چھٹا سبق

غسل کا طریقہ

گفتگو کے عناوین :

① — غسلِ ارتماسی کا طریقہ
② — غسلِ ترتیبی کا طریقہ
③ — غسلِ جنابت کے مستحبات
④ — غسلِ ارتماسی و ترتیبی کے فرق
⑤ — غسلِ ترتیبی و ارتماسی کے مشترک احکام
⑥ — وضو اور غسل کا فرق

غسل کا طریقہ

ہر قسم کے غسل خواہ واجب ہوں یا مستحب، دو میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے انجام دیے جا سکتے ہیں:

۱۔ ارتماسی

۲۔ ترتیبی

۱۔ غسلِ ارتماسی کا طریقہ:

غسلِ ارتماسی یہ ہے کہ

انسان غسل کی نیت سے ایک دفعہ پانی میں یوں ڈوب جائے کہ پانی ایک دم یا بتدریج اس کے تمام بدن کا احاطہ کرلے۔

اور

اگر انسان پانی کے اندر ہو اور غسل کی نیت کرنے کے بعد بدن کو حرکت دے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے۔

غسلِ ارتماسی کرنے کے لیے ضروری ہے ——

کہ

لازمی طور پر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ممکن ہو کہ پورا بدن ایک دم پانی کے اندر چلا جائے۔

چنانچہ ——

فوارے یا اس کے مانند اشیاء کے نیچے غسل ارتماسی ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح اگر حوض یا دریا میں اس طرح ڈبکی لگائے کہ پیر یا جسم کا کوئی حصہ زمین پر ٹکا رہے تب بھی غسلِ ارتماسی صحیح نہیں ہوگا۔

۲ —●— غسلِ ترتیبی کا طریقہ:

غسلِ ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت کے بعد پہلے سر اور گردن پھر بدن کے دائیں حصہ کو شانے سے پیر تک ——

اور

اس کے بعد بدن کے بائیں حصے کو شانے سے پیر تک دھوئے۔

البتہ،

لہ توضیح: مسئلہ ۳۶۷، ۳۶۸

یقین حاصل کرنے کے لیے کہ بدن کا ہر حصہ دھل گیا ہے، ہر حصہ کو دھوتے وقت دوسرے حصے کا کچھ حصہ بھی دھوئے۔
بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کا دایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا دایاں حصہ ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔ بدن کا بایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا بایاں حصہ بھی دھو ڈالیے۔
اور اگر عمداً یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس ترتیب ۔۔۔۔۔۔
(یعنی پہلے سر و گردن، پھر دایاں حصہ اور اس کے بعد بایاں حصہ دھونے کی ترتیب) پر عمل نہ کرے تو غسل باطل ہو جائے گا۔[۱]

یاد دہانی :

۱۔ غسل جبیرہ بھی وضو جبیرہ کی طرح ہے (یعنی جن مقامات پر پٹی یا پھایا وغیرہ ہے وہاں پٹی یا پھایا کو گیلے ہاتھ سے پھایا کے اوپر سے مسح کر دیا جائے)
لیکن ضروری ہے ۔۔۔۔۔۔

---

[۱] توضیح: مسئلہ ۳۶۱، ۳۹۳ ۔۔۔

غسلِ جبیرہ، ترتیبی طریقِ کار سے بجا لایا جائے [1]

۲ : بعض موقعوں پر غسل بہ صورتِ ارتماسی اور بعض صورتوں میں ترتیبی طریقِ کار سے بجا لانا ضروری ہوتا ہے

اور

ان کے علاوہ باقی موقعوں پر غسل کرنے والے کو اختیار ہے کہ وہ دونوں میں سے جس طریقہ سے چاہے غسل انجام دے۔

جن موقعوں پر غسل بہ صورتِ ترتیبی انجام دینا ہوتا ہے وہ یہ ہیں :-

الف : اگر کوئی شخص واجب روزہ رکھے ہوئے ہو

یا

حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھ چکا ہو

تو

ایسی صورت میں وہ اگر غسل کرنا چاہے تو اسے ترتیبی طریقہ ہی سے غسل کرنا ہوگا۔

چنانچہ

اگر وہ ایسی صورت میں عمداً ارتماسی طریقہ سے غسل انجام

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۳۹ - یعنی جسم کے جس حصہ کو دھوئے اس حصہ میں زخم والے حصہ پر پھایا رکھ کر اس پر اسی دوران مسح کرے جس دوران اس حصہ کو دھو رہا ہے مثلاً اگر چہرہ پر کوئی ایسا زخم ہے جس پر پانی ڈالنا مضر ہے تو اس پر پھایا لگائے اور جس وقت سر سے گردن تک کے حصہ کو دھونے میں مشغول ہو اس وقت اس پھائے کے اوپر مسح بھی کرے (مسیدہ)

دے گا تو اس کا غسل باطل ہو جائے گا

البتہ:

اگر بھولے سے ارتماسی طریقہ پر غسل کرے تو اس کا غسل صحیح ہوگا[1]

ب: اگر کسی کے اعضاءِ غسل میں سے کوئی ایک عضو جبیرہ ہو تو اسے ترتیبی غسل کرنا ہوگا۔ اس صورت میں ارتماسی طریقہ سے غسل کرنے سے غسل باطل ہو جائے گا[2]

اور

کبھی کبھار غسل ارتماسی متعین ہو جاتا ہے۔

یہ ایسے موقعہ پر ہوتا ہے جب مثال کے طور پر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو اور اگر غسل ترتیبی بجالایا جائے تو نماز قضا ہونے کا امکان ہو اور ساتھ ہی غسلِ ارتماسی کا امکان موجود ہو اور غسلِ ترتیبی سے کم وقت میں انجام پا سکتا ہو ایسی صورت میں غسل ارتماسی ہی کرنا ہوگا[3]

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۷۶

[2] توضیح: مسئلہ ۲۳۹

[3] عروۃ: فصل فی کیفیۃ الغسل و احکام الغسل مسئلہ ۲

۲ ● غسلِ جنابت کے مستحبات:

۱: اگر جنابت سوتے یا جاگتے میں منی نکلنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو تو غسل سے پہلے پیشاب کر کے استبراء کرنا۔

۲: تین مرتبہ ہاتھوں کا کلائی یا آدھے ہاتھ یا کہنی تک دھونا اس میں غسل ترتیبی وارتماسی کا فرق نہیں ہے۔

۳: ہاتھوں کو دھونے کے بعد ایک یا تین مرتبہ کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۴: بدن کے مختلف حصے دھوتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ یقین ہو جائے کہ پانی ہر جگہ اچھی طرح پہنچ گیا ہے۔

۵: جسم کے ہر حصہ کو تین مرتبہ دھونا۔

۶: اللہ کا نام لینا۔ "بسم اللہ" یا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہنا۔ لیکن دوسرا بہتر ہے۔

۷: غسل کے دوران پڑھی جانے والی دعاؤں کا پڑھنا مثلاً یہ کہ کہے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَتَقَبَّلْ سَعْيِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْراً لِيْ وَاشْرَحْ صَدْرِيْ وَاجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوراً وَشِفَاءً وَنُوراً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔

پروردگارا!

میرے دل کو پاک و پاکیزہ کردے، میری کوششوں کو قبول فرمالے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اسے میرے لیے خیر و بھلائی بنادے۔ میرا دل کشادہ فرمادے اور میری زبان پر مدح وثنا جاری کردے۔

بارالہا!

اس (غسل) کو میرے لیے پاکیزگی، شفا اور نور قرار فرمادے۔

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

لیکن

اگر یہ دعا غسل انجام دینے کے بعد پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

۵۔ موالات یعنی اعمالِ غسل کو وقفہ کے بغیر پے در پے بجالانے کا خیال رکھنا۔[1]

۶۔ اور غسل ترتیبی میں جسم کا اوپر سے نیچے کی طرف دھونا۔

۴ ● غسل ارتماسی و ترتیبی کے فرق:

ارتماسی	ترتیبی
۱۔ غسل سے پہلے تمام بدن کا پاک ہونا ضروری ہے سوائے اس صورت کے کہ	ضروری نہیں ہے کہ غسل سے پہلے تمام بدن پاک ہو بلکہ جائز ہے کہ بدن کے ہر حصہ کو

[1] عروۃ: فصل فی مستحبات غسل الجنابۃ۔

ارتماسی

پانی میں داخل ہونے پر نجاست دور ہو جائے۔

۲۔ اگر غسل کے بعد کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو غسل باطل ہے۔

ترتیبی

غسل دینے سے پہلے پاک کرلیا جائے۔[1]

اگر غسل کے بعد جسم کے کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ بدن کے کس حصہ میں ہے چنانچہ:

ا۔ اگر یہ چیز بدن کے بائیں حصے میں ہو تو اس کو دور کر کے صرف بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ب۔ اگر یہ چیز بدن کے دائیں حصہ میں ہو تو اس کو دور کر کے پہلے دائیں حصہ کو پھر بائیں حصہ کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ج۔ اگر یہ چیز سر یا گردن میں

۱؎ عروۃ: فصل فی احکام الغسل مسئلہ ۵ و توضیح مسئلہ ۳۷۲

ترتیبی	ارتماسی
ہو تو اسے دُور کر کے پہلے سر و گردن پھر بالترتیب دائیں اور پھر بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دھلا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ حصہ کون سا ہے تو دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔	

۵ غسل ترتیبی و ارتماسی کے مشترک احکام

۱۔ غسل میں اگر بال کی نوک کے برابر بھی بدن کا کوئی حصہ دُھلنے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے۔

البتہ بدن کے وہ حصے جو دکھائی نہیں دیتے مثلاً کان کا اندرونی حصہ یا نتھنوں کا اندرونی حصہ تو ان کا دھونا واجب نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کسی مقام کے بارے شک ہو کہ وہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا اندرونی، تو اس کا دھونا بھی ضروری نہیں ہے۔

البتہ،

احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے بھی دھو لیا جائے۔

چنانچہ

اگر گوشواروں یا بندوں یا ناک کی کیل وغیرہ کے سوراخ اتنے کھلے ہوں کہ ان کا اندرونی حصہ نظر آئے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

لیکن

اگر دکھائی نہ دے تو ان کے داخلی حصہ کا دھونا ضروری نہیں ہے[1]

۲: غسل میں ان چھوٹے بالوں کا دھونا ضروری ہے جو بدن کا جزو حساب ہوتے ہیں۔

اور

احتیاط کے طور پر لمبے بالوں کا دھونا بھی ضروری ہے۔

البتہ

عروہ میں لمبے بالوں کو دھونے کے لیے احتیاط واجب کا حکم ہے[2]

اگر کوئی شخص ـــــــــــ

حمام والے کو پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

یا ـــ حرام پیسے سے حمام کی اجرت ادا کرنے کی نیت کرے۔

یا ـــ ایسے پیسے سے حمام کی اجرت ادا کرنے کا ارادہ کرے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو۔

---

[1] توضیح: مسئلہ ۳۷۴-۳۷۶

[2] توضیح: مسئلہ ۳۷۹

یا ــــ جانتا ہو کہ حمام کا مالک ادھار پر راضی نہیں ہے مگر یہ ادھار کی نیت کرے ۔

تو ان تمام صورتوں میں اس کا غسل باطل ہوگا ۔

چاہے ــــــ

آخری صورت میں ، بعد میں حمام کا مالک ادھار پر راضی ہی کیوں نہ ہو جائے ۔

۴ : اگر حمام والا راضی ہو کہ نہانے کی اجرت ادھار رہے لیکن غسل کرنے والے کا ارادہ ہو کہ :

یا تو وہ اس کے پیسے دے گا ہی نہیں ۔

یا حرام رقم سے اس کا قرض ادا کرے گا ۔

تب بھی اس کا غسل باطل ہے ۔

۵ : اگر شک کرے کہ غسل کیا ہے یا نہیں تو غسل ضروری ہوگا ۔ البتہ اگر غسل کے بعد شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے [1]

۶ : اگر غسل کے درمیان حدثِ اصغر صادر ہو جائے ،

مثلاً ــــــ

پیشاب یا پاخانہ کرے ،

تو ــــــ

غسل باطل نہیں ہوگا ۔ البتہ غسل جنابت کی صورت میں

---

[1] توضیح : مسئلہ ۳۸۵

غسل کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا ہوگا۔[۱]

۷ : اگر اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لیے کافی وقت موجود ہے، نماز کے لیے غسل کرے،

اور ـــــــ

غسل کے بعد معلوم ہو کہ اس کے پاس غسل بھر کا وقت نہیں تھا تو غسل صحیح ہے۔[۲]

۸ : جس پر کئی غسل واجب ہوں

تو ـــــــ

وہ ان تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل بھی انجام دے سکتا ہے۔

اور ـــــــ

ہر ایک کے لیے الگ الگ غسل بھی کر سکتا ہے۔[۳]

۶ ●ـــ وضو اور غسل کا فرق

وضو	غسل
۱۔ ضروری ہے اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔[۴]	ضروری نہیں ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔[۵]

[۱] توضیح : مسئلہ ۳۸۶

[۲] توضیح : مسئلہ ۳۸۷

[۳] توضیح : مسئلہ ۳۸۹

[۴] توضیح : مسئلہ ۲۴۳

[۵] توضیح : مسئلہ ۳۸۰

وضو	غسل
۲۔ ضروری نہیں کہ گھنے بالوں کے نیچے کھال تک پانی پہنچایا جائے۔ [1]	ضروری ہے کہ گھنے بالوں کے نیچے بھی کھال تک پانی پہنچایا جائے۔ [2]
۳۔ موالات یعنی افعال کا پے در پے انجام دینا شرط ہے۔ [3]	سوائے مستحاضہ ومسلوس و مبطون کے کہ ان کے لیے موالات شرط نہیں ہے۔ [4]
۴۔ اگر بعد کے عضو کو دھوتے ہوئے بھی شک کرے کہ پہلے والے عضو کا حصہ دھویا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ گزشتہ حصہ کو دھوئے البتہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ کثیر الشک نہ ہوا ہو اور اگر کثیر الشک ہو تو اپنے شک پر توجہ نہ دے۔ [5]	غسل ترتیبی میں اگر بعد والی طرف کو دھونا شروع نہ کیا ہو اور شک کرے کہ اس طرف کا کچھ حصہ دھویا ہے یا نہیں تب تو اسے دھوئے لیکن اگر دوسری طرف کو دھونا شروع کرنے کے بعد گزشتہ طرف کے کسی حصے کے بارے میں شک کرے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔ [6]

[1] توضیح: مسئلہ ۲۴۰

[2] توضیح: مسئلہ ۳۷۴

[3,4] عروۃ: فصل فی احکام غسل الجنابۃ۔ مسئلہ ۸

[5,6] عروۃ: فصل فی احکام غسل الجنابۃ: مسئلہ ۱۱ و توضیح مسئلہ ۳۷۴

وضو	غسل
	البتہ اگر بائیں طرف کے کسی حصے کے بارے میں شک کرے کہ اسے دھویا ہے یا نہیں تو خواہ یہ شک وقت گزرنے کے بعد ہو تب بھی اس حصے کو غسل کی نیت سے دھوئے۔
۵۔ ہر قسم کے وضو سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ [1]	ہر غسل سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ صرف غسل جنابت سے نماز پڑھی جاسکتی ہے اور اس کے بعد وضو نہیں کیا جاسکتا۔ باقی غسلوں کے بعد وضو ضروری ہے۔ [2]
۶۔ اگر وضو کے بعد اعضاء وضو میں سے کسی عضو میں کوئی ایسا مانع یا رکاوٹ دیکھے جس کے سبب جسم تک پانی نہ پہنچا ہو اور یقین ہو کہ یہ مانع وضو کے وقت موجود تھا اور اس کے سبب موالات	ایسی صورت میں غسل ارتماسی باطل ہے لیکن غسل ترتیبی باطل نہیں ہوگا۔ بلکہ غسل ترتیبی و ارتماسی کے فرق کو بیان کرتے ہوئے جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کیا

[1] توضیح: مسئلہ ۲۲۷
[2] توضیح: مسئلہ ۳۹۱

وضو	غسل
ٹوٹ گئی ہے تو وضو باطل ہے۔[۱]	جائے گا۔[۲]

[۱،۲] توضیح: مسئلہ: ۲۹۰، ۳۶۵، ۳۹۶

ساتواں حصہ

سوال و جواب

سوال ۱:

اگر کوئی خاتون یا بچی حائض ہو تو کیا اسے اپنے وہ تمام کپڑے پاک کرنا ہوں گے جو اس نے مدت حیض کے دوران پہنے تھے یا وہ غسل کے بعد ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے ؟

جواب :

اگر اس کے کپڑے حیض کے خون یا کسی اور نجاست کے سبب نجس ہو گئے ہوں تو اسے نماز کے لیے ان کپڑوں کو پاک کرنا ہوگا ورنہ وہ ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے ۔

سوال ۲ :

کیا حائض کا پسینہ نجس ہے ؟

جواب :

جی نہیں ، نجس نہیں ہے ۔

سوال ۳ :

کیا حائض خاتون جب بھی خونِ حیض سے پاک ہو تو غسل کرے خواہ جفت دنوں ہی میں کیوں نہ ہو ، یا صبر کرے اور فرد دنوں میں غسل کرے ، کیونکہ کہتے ہیں کہ پانچویں ، ساتویں یا اسی طرح کے کسی دن غسل کرے ؟

جواب :

خواتین جب بھی خون حیض سے پاک ہوں لازمی طور پر اس کے بعد کی نماز کے لیے غسل کریں ۔

سوال ۴ :

دورانِ حیض خون جذب کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے پیڈز یا کپڑے کو صاف کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟ کیونکہ کہتے ہیں کہ اگر انھیں صاف نہ کیا جائے تو غسل باطل ہو جائے گا ؟

جواب:

استعمال کے بعد پیڈز یا کپڑے کی صفائی ایک اخلاقی مسئلہ ہے اور اس کا غسل کی صحت و عدم صحت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

سوال ۵ :

کیا حائض خاتون یا جنب مرد و زن دعائے کمیل یا دعائے توسل پڑھ سکتے ہیں ؟

جواب:

زنِ حائض اور جنب، مرد و زن دعائے کمیل و توسل پڑھ سکتے ہیں لیکن چونکہ دعائے کمیل میں جملہ " اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ " اس سورہ کی آیت ہے جس میں سجدہ واجب ہے۔ اس لیے فقط اس جملہ کو نہیں پڑھ سکتے لیکن باقی دعائے کمیل اور دعائے توسل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ضروری ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو پڑھتے وقت ان کے بدن کا کوئی حصہ اللہ، پیغمبروں یا ائمہ علیہم السلام کے اسمار سے نہ چھوئے[1]

سوال ۶:

کیا حائض کلاسِ درس خصوصاً علوم دینی کے درس میں حاضر ہو سکتی ہے اور آیات و روایات لکھ سکتی ہے؟

جواب:

اگر کلاس مسجد میں نہ ہو تو شرکت کر سکتی ہے۔ البتہ اگر لکھتے ہوئے اس کے بدن کا کوئی حصہ آیاتِ قرآنی اور اسمار خدا وغیرہ سے مس نہ ہو تو لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۷:

کیا حائض شہدار کی قبور پہ جا کر فاتحہ پڑھ سکتی ہے؟

جواب:

قبرستان اور شہدار کے مزار پر جانے اور فاتحہ پڑھنے میں حائض

---

[1] عروۃ: فصل ما یحرم علی الجنب: مسئلہ ۵

کے لیے کوئی حرج نہیں ہے البتہ فقط اس حد تک حکم ہے کہ حائض اور جنب کے لیے محتضر یعنی ایسے شخص کے بالین پر رہنا مکروہ ہے جو جان کنی کے عالم میں ہو۔ لیکن میت کے غسل و کفن و دفن کے مواقع پر اس کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

سوال ۸:

کیا حائض، امام زادوں کے حرم میں جا سکتی ہے؟

جواب:

ائمہ علیہم السلام کے حرم میں حائض کا ٹھہرنا، احتیاط واجب کے طور پر جائز نہیں ہے لیکن امام زادوں کے حرم کے سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ وہاں نہ ٹھہرے۔ البتہ حرام نہیں ہے۔

سوال ۹:

ایک خاتون اگر کسی ایسے شہر جائے جو اس کا وطن نہیں ہے اور وہاں دس دن رہنے کی نیت کرے لیکن پہلے پانچ دن حیض دیکھے تو کیا جن باقی پانچ دنوں میں وہ وہاں نماز پڑھے ان دنوں کی نمازیں اس کے لیے قصر ہوں گی یا تمام؟

جواب:

اگر وہ دس دن رکنے کا ارادہ کرے تو خواہ وہ پانچ دن نماز پڑھے تب بھی اسے پوری نماز پڑھنا ہو گی۔

---

[1] توضیح: مسئلہ [illegible]

سوال ۱۰:

اگر کوئی عورت دورانِ سفر مثلاً ریل میں حیض سے پاک ہو اور وہاں پانی نہ ملے تو وہ نماز کے لیے کیا کرے؟

جواب:

اگر پانی نہ ملے تو وہ غسل حیض کے بجائے تیمم کرے اور وضو کرے نیز جسم کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے لیکن جب بھی پانی مل جائے تو وہ غسل حیض بجالائے۔

سوال ۱۱:

کیا خون استحاضہ فقط خواتین ہی دیکھتی ہیں یا بچیاں بھی خونِ استحاضہ دیکھتی ہیں؟

جواب:

استحاضہ خواتین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ بچیاں بھی خون استحاضہ دیکھ سکتی ہیں۔ حتیٰ کہ جس طرح پہلے بتایا جا چکا ہے اگر بچی نو سال سے پہلے خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہوگا۔

سوال ۱۲:

خواتین اگر زرد رنگ کا دھبہ دیکھیں اور انھیں شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسری رطوبت ہے تو اس زرد رنگ کے دھبہ کا حکم کیا ہوگا؟

جواب:

اگر شک ہو کہ خون ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ خون نہیں ہوگا۔

سوال ۱۳ :
خون کے علاوہ جو رطوبتیں عورت کے رحم سے نکلتی ہیں کیا وہ پاک ہیں ؟

جواب :
تمام وہ رطوبتیں جو خواتین کے رحم سے نکلتی ہیں اگر وہ پیشاب اور خون کے علاوہ ہوں نیز بغیر شہوت کے نکلیں اور مخرج (نکلنے کی جگہ) پہلے سے پاک ہو تو وہ پاک ہیں ورنہ نجس۔

سوال ۱۴ :
عورتوں کے لیے بدن کے فالتو بالوں کی صفائی کے لیے بلیڈ یا اُسترے کا استعمال کرنا کیسا ہے ؟

جواب :
کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ کریم استعمال کرنے میں ایسے فائدے ہیں جو بلیڈ استعمال کرنے میں نہیں ہیں بلکہ بلیڈ کے استعمال سے کبھی کبھی نقصان بھی ہوتا ہے۔

سوال ۱۵ :
عورت کے لیے ایسی جگہ وضو کرنا کیسا ہے جہاں کوئی نامحرم اس کو دیکھ رہا ہو ؟

جواب :
گناہ ہے۔ مگر وضو درست رہے گا۔ [1]

---

[1] عروۃ : فی شرائط الوضو مسئلہ ۳۰

سوال ۱۶:

کیا بہنوئی، جیٹھ و دیور باقی نامحرموں کی طرح ہیں اور ان سے بھی دوسروں کی طرح پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب:

ان رشتوں میں اور باقی نامحرموں میں کوئی فرق نہیں ہے اور ضروری ہے کہ خواتین ان رشتہ داروں سے بھی اسی طرح پردہ کریں جس طرح وہ دوسرے نامحرموں سے کرتی ہیں۔ مثلاً کسی خاتون کو حق نہیں ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے سامنے موزے کے بغیر چلے پھرے۔

سوال ۱۷:

کیا خواتین استحاضۂ قلیلہ سے پاک ہونے کے بعد غسل کریں؟

جواب:

استحاضۂ قلیلہ کے لیے غسل نہیں ہے۔

سوال ۱۸:

جو خواتین حیض کی عادت کے بعد بلا فاصلہ استحاضہ کا خون دیکھیں تو کیا انھیں استحاضہ کا خون دیکھنے کے باوجود حیض ختم ہونے پر غسل حیض کرنا ہوگا یا نہیں۔

جواب:

جی ہاں! حیض ختم ہونے کے بعد غسل ضروری ہے۔ اس کے بعد استحاضہ جس قسم سے ہو (قلیلہ، متوسطہ، کثیرہ) وہ اس کے مطابق اپنے وظیفہ پر عمل کرے۔

سوال ۱۹ :
حیض کی حالت میں نکاح پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب :
کوئی حرج نہیں ، البتہ حالت حیض میں طلاق اپنی شرائط کے ساتھ باطل ہے۔

سوال ۲۰ :
کہتے ہیں کہ زچہ ، بچہ کے پیدا ہونے کے چالیسویں دن چلہ کا غسل کرے کیا یہ صحیح ہے ؟

جواب :
اگر خون رک چکا ہو تو چالیسویں کے دن غسل کا کوئی مفہوم نہیں ہے اور اگر خون جاری رہے تو اس وقت وہ اپنے اس وظیفہ پر عمل کرے جو احکام نفاس میں مفصلاً بتائے جا چکے ہیں ۔ البتہ چلہ کا غسل کوئی معنی نہیں رکھتا۔

سوال ۲۱ :
خواتین کے لیے نامحرم مردوں کا دیکھنا کیسا ہے ؟

جواب :
خواتین کے لیے نامحرم مرد کے چہرہ اور کلائی تک ہتھیلیوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کا دیکھنا حرام ہے خواہ لذت کی نیت سے ہو یا لذت کے ارادہ کے بغیر ہو۔ البتہ چہرہ اور ہتھیلیوں پر اگر لذت کی نیت سے نظر کرے تو حرام ہے اور اگر لذت کے ارادہ کے بغیر نگاہ کرے تو جائز ہے ۔

سوال ۲۲:
نامحرم مرد کے لیے نامحرم خاتون کی باتیں سُننا کیسا ہے ؟
جواب:
اگر ریبہ، لذت یا گناہ کا ارادہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
سوال ۲۳:
خاتون کا نامحرم مرد سے گفتگو کرنا کیسا ہے ؟
جواب:
اگر اُس کی گفتگو کا انداز ہیجان آور نہ ہو تو حرام نہیں ہے ورنہ حرام ہے۔
سوال ۲۴:
خواتین کے زیورات مثلاً چوڑیوں وغیرہ کا نظر آنا کیسا ہے ؟
جواب:
جائز نہیں ہے۔

فہرست ماخذ

۱ تحریر : امام خمینی
آیت اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی مدظلہ العالی
تحریر الوسیلہ ۔ مطبعۃ الآداب فی النجف الاشرف ۔ سنہ ندارد

۲ توضیح : امام خمینی
رسالۂ توضیح المسائل ۔ انتشارات محراب ۔ سنہ ندارد

۳ رسالۂ نوین :
امام خمینی
ترجمہ و توضیح از عبدالکریم بی آزار شیرازی
رسالۂ نوین ۔ تہران ۔ طبع جدید

۴ عروۃ :
یزدی ؛
آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد کاظم طباطبائی یزدی طیب اللہ
ثراہ عروۃ الوثقیٰ
باحواشی امام خمینی و مراجع دیگر
مکتبۃ العلمیۃ الاسلامیہ ۔ سوق شیرازی
تہران ۔ سنہ ندارد

۵ مجمع المسائل :
گلپائیگانی
آیۃ اللہ محمد رضا گلپائیگانی دامت برکاتہ
مجمع المسائل ۔ قم ۔ سنہ ندارد